الفرقان

"مذاہب عالم پر نظر"

فروری ۱۹۷۶ء نعت نبوی نمبر ۲

مدیر مسئول
ابوالعطاء جالندھ

سالانہ اشتراک

پاکستان — دس روپے
بیرونی ممالک ہوائی ڈاک — ستر روپے
بیرونی ممالک بحری ڈاک — چالیس روپے
قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

لا يجوز منع الاحمديين من الحج

تصريح هام من جلالة الملك عبدالعزيز ال سعود

نشر الاستاذ عبدالماجد الدريا بادى رئيس تحرير الجريدة الاسبوعية 'صدق جديد' التى تصدر فى لكهنؤ (الهند) فى عددها الصادر فى ٦ اغسطس ١٩٦٥ ما يلى :

”وقد حدث فى عهد جلالة الملك المرحوم عبدالعزيز بن سعود، والد جلالة الملك فيصل، مثل هذا الحادث، اذ طلب الى جلالة الملك ابن سعود علماء الحجرات طرد القاديانيين (الاحمديين) من ارض الحجاز المقدسة قائلين بأنهم ليسوا بمسلمين فاجابهم جلالة الملك قائلا هل القاديانيون يعتقدون بأن الحج من اركان الاسلام وهل هم يؤمنون بكون الحج فرضا عليهم؟ فلم يكن للعلماء بد من ان يجيبوا الملك بأن القاديانيين يعتقدون بكون الحج فرضاً فقال جلالة الملك اذاً ليس لى من حق ان امنع من الحج من كان قائلاً بفرضية الحج و يعتقد بأنه ركن من اركان الاسلام،،

(جريدة صدق جديد لكهنؤ - الهند - ٦ اغسطس ١٩٦٥)

اليس فى هذا البيان من هداية للحكومة السعودية الحاضرة التى منعت الاحمديين من الحج؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفرقان ربوہ

ماہنامہ

ایڈیٹر

ابوالعطاء جالندھری

ٹیلیفون

۶۹۲

فروری ۱۹۷۶ء

جلد ۲۶ - شمارہ ۲	صفر المظفر ۱۳۹۶ ہجری قمری	تبلیغ ۱۳۵۵ ہجری شمسی	قیمت ایک روپیہ

اعزازی مجلس تحریر

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ــــ ربوہ
خان بشیر احمد خاں صاحب رفیق امام مسجد۔ لندن
مولوی دوست محمد صاحب شاہد ــــ ربوہ
مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے مبلغ جاپان

الفرقان کا آئندہ خاص نمبر

جماعت احمدیہ اور اسرائیلی حکومت

ہمارے اور حکومت پاکستان کے مخالفین محض جھوٹ اور سراسر بے بنیاد اشتعال انگیزی کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا یہودی حکومت اسرائیل سے گٹھ جوڑ ہے اس جھوٹ کے لئے عجیب و غریب افسانے تراشے جا رہے ہیں اس لئے حقیقت حال کی پوری وضاحت کے لئے الفرقان کا آئندہ پرا شمارہ ایک خاص نمبر جماعت احمدیہ اور اسرائیلی حکومت چھپ رہا ہے جو انشاء اللہ العزیز ۱۵ مارچ کو شائع ہو جائیگا۔ یہ نمبر ٹھوس مقالات اور تاریخی حقائق پر مشتمل ہوگا۔ اس میں مخالفین کے جملہ اعتراضات کے مسکت جواب بھی دیئے جائیں گے۔ وباللہ التوفیق!

(خادم: ابوالعطاء جالندھری)

الفہرست

نعت نبوی نمبر ۲

۱۔ ختم نبوت اور عقیدۂ نزول مسیح	ایڈیٹر	صفحہ ۲
۲۔ قومی اسمبلی اور شیخ محمود کا بیان	"	" ۴
۳۔ شذرات	"	" ۵
۴۔ نعتیہ مشاعرہ منعقدہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۵ء میں احمدی شعراء کے کلام کا ایک مجموعہ		۹ تا ۴۲

نوٹ: ہنوز متعدد شعراء حضرات کی اس مشاعرہ کی نظمیں برائے اشاعت محفوظ ہیں جو حسب رنگ میں عنقریب شائع ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ

۵۔ حضرت مولانا ابوبکر سماٹری مرحوم کا محبت نامہ	صفحہ ۴۳
۶۔ راولپنڈی سے ایک غیر از جماعت دوست کا دلچسپ مکتوب	" ۴۴
۷۔ جلسہ سالانہ ۷۵ء کے تاثرات (ایک غیر احمدی ناظر)	" ۴۶

بدل اشتراک

گرانی محصول ڈاک کے اضافہ کے باعث اب شرح سالانہ اشتراک یہ ہے

۱۔ بیرونی ممالک	ہوائی ڈاک	اسّی روپے
۲۔ " "	بحری ڈاک	چالیس روپے
۳۔ پاکستان	عام ڈاک	دس روپے

ترسیل چندہ بنام منیجر الفرقان ربوہ ہونا چاہیئے!

اداریہ

ختم نبوت اور عقیدۂ نزولِ مسیح

کیا وفاقی وزیر ملک محمد جعفر صاحب واقعی دہریہ ہیں؟

امتِ مسلمہ کا ہر فرد سنّی ہو یا شیعہ، احمدی ہو یا اہلحدیث، دیوبندی ہو یا بریلوی سب قرآن مجید کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں تصریح موجود ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اسی لئے سبھی مسلمان کہلانے والے حضورؐ کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اور اسے حضورؐ کا سب سے بلند مرتبہ یقین کرتے ہیں۔ اب سوال صرف خاتم النبیین کے معنوں کا ہے جن کے بارے میں تفسیری اختلاف ہے۔

اس بات پر بھی سب مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت قرآن مجید کامل اور محفوظ شریعت ہے۔ اب کسی نئی شریعت کا کوئی سوال نہیں ہے۔ ساری نسل انسانی کا فرض قرار دے دیا گیا ہے کہ وہ قرآنی شریعت کی پیروی کریں اور اس پیروی میں سید الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھیں آپؐ کے نقشِ قدم پر چلیں۔

یہ بھی سب مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں سے افضل اور برتر ہیں اور آپ کا فیضان ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔

آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہؐ میں تصریح موجود ہے کہ امتِ محمدیہ پر ایک انحطاط اور گمراہی کا دور آئیگا اسی طرح کا دور جیسا کہ یہود پر آیا تھا۔ ان میں بدعملی پیدا ہو جائے گی۔ فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ اسلام کا نام اور قرآن کے الفاظ رہ جائیں گے۔ ان کے علماء بدترین خلائق ہو جائیں گے۔　(مشکوٰۃ المصابیح)

امت کو اس دورِ ضلالت سے نکالنے کے لئے مسیح موعودؑ کی ضرورت ہوگی۔ ایک عظیم روحانی شخصیت کی ضرورت ہے اس آنے والے کی شان کے بارے میں امتِ محمدیہ متفق چلی آئی ہے کہ وہ ایک نبی ہوگا۔ اس موعود کی نبوت کے بارے میں دو نظریئے [illegible] دوبارہ آکر آنحضرتؐ کی پیروی کریں گے

اور لوگوں کو قرآن مجید کی شریعت پر چلائیں گے۔ لکھا ہے:—

"ڈیڑھ ہزار سال سے امت کا عقیدہ یہی ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کا نزول علامات قیامت کے طور پر اور اللہ کی بے شمار مصلحتوں کی بناء پر ہوگا۔ لیکن وہ کوئی نیا ظہور، نئی بعثت اور نئی نبوت نہیں ہوگی جو عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہو۔" (لولاک۔ ۸ فروری ۱۹۷۶ء)

گویا محض نبی کا آنا منافیٔ ختم نبوت نہیں ہے اسی لئے پرانے نبی کے آنے کا انتظار جاری ہے۔

دوم: دوسرا نظریہ یہ ہے کہ وہ روحانی شخصیت وہ ہوگی جو ہر قسم کا فیض اتباع محمدی سے حاصل کرے گی۔ آنے والا مسیح موعود امت کا ایک فرد اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوگا اس کی نبوت **امتی نبوت** ہوگی۔ اس کی ذاتی نہ ہوگی۔ حضرت افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ایک پرتو ہوگا وہ کوئی نیا ظہور، نئی بعثت اور نئی نبوت نہیں ہوگی جو عقیدۂ ختم نبوت کے منافی ہو۔ (رسالہ ایک غلطی کا ازالہ)

گویا عام فرقے حضرت مسیح بن مریمؑ کی آمد کے منتظر ہیں جو پرانا اور **مستقل نبی** ہے اور جماعت احمدیہ کے نزدیک آنے والا مسیح موعود آنحضرتؐ کا **امتی نبی** ہے اس نے سب فیضان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ خاتم النبیین کے بعد مطلق نبی کے آنے کی ممانعت نہیں۔ نئی شریعت والے یا مستقل نبی کے آنے کی ممانعت ہے جس کی نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی نبوت ہے اس کی آمد عقیدۂ ختم نبوت کے ہرگز منافی نہیں۔

اگر احمدیہ جماعت کے نظریہ کو ختم نبوت کے منافی قرار دیا جائے تو دوسرے فرقوں کے نظریہ کو بدرجۂ اولیٰ منافیٔ ختم نبوت قرار دینا پڑے گا — جناب ملک محمد جعفر صاحب وزیر پاکستان نے لکھا تھا کہ:—

"ہمیں اس امر نے ہمیشہ حیران کیا ہے کہ جس ختم نبوت کے عقیدہ سے انکار کی بناء پر علماء جماعت احمدیہ کو اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں اس کی روشنی میں یہ علماء اپنی پوزیشن پر کیوں غور نہیں کرتے اگر ختم نبوت سے یہ مراد ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا (ہمارے نزدیک بھی یہی مراد ہے) تو جماعت احمدیہ اور غیر احمدی علماء جو نزول مسیح پر ایمان رکھتے ہیں دونوں ہی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ **مسیح بن مریم کے نبی ہونے میں کوئی شبہ نہیں اور اگر ان کو رسول کریم کے بعد آنا ہے تو نبی کریم خاتم النبیین نہیں ہو سکتے**۔"

(کتاب احمدیہ تحریک صفحہ ۲۹ مرتبہ ملک محمد جعفر صاحب۔ شائع کردہ سندھ ساگرا کاڈیمی لاہور)

یہ عبارت ماہنامہ الفرقان میں بھی اکتوبر اور نومبر ۱۹۷۵ء میں شائع ہو چکی ہے اب اسے احمدیہ گزٹ کینیڈا جنوری ۱۹۷۶ء میں بھی شائع کیا گیا۔ اس پر مدیر لولاک نے معقولیت سے غور کرنے اور جواب دینے کی بجائے لکھ دیا ہے کہ:—

"جس نے ملک محمد جعفر صاحب کی وہ کتاب پڑھی ہے۔ وہ ملک صاحب کو مرزائی نہیں مان سکتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ نیم مرزائی ہوں تو مسلمان بلکہ وہ دونوں سے ہوں۔" (لولاک ۸ فروری ۱۹۷۶ء صفحہ ۱)

قومی اسمبلی کے فیصلہ کے سلسلہ میں مفتی محمود صاحب کا بیان

مدیر لولاک لائلپور کی پریشانی

الفرقان کے گزشتہ شمارہ میں پاکستان قومی اسمبلی کے فیصلہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے سلسلہ میں جناب مفتی محمود صاحب کے بیان کا طویل اقتباس بھی شائع کیا گیا تھا۔ مفتی محمود صاحب نے کراچی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ :-

مفتی محمود صاحب کا بیان:

"اسمبلی میں قرارداد پیش ہوئی اور اس پر بحث کے لئے پوری اسمبلی کو کمیٹی کی شکل دے دی گئی۔ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ مرزائیوں کی دونوں جماعتیں خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی۔ ان کو اسمبلی میں بلایا جائے اور ان کا موقف سنا جائے تاکہ کل اگر ان کے خلاف فیصلہ کر دیا جائے تو وہ دنیا میں اور بیرونی ممالک میں یہ نہ کہیں کہ ہم کو بلائے بغیر اور موقف سنے بغیر ہمارے خلاف فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ بطور اتمام حجت ان کا موقف سننا ہمارے لئے ضروری تھا اس لئے ان کو بلایا گیا۔ جب انہوں نے اپنے بیانات پڑھے تو ان پر تیرہ دن بحث ہوئی۔ گیارہ دن مرزا ناصر احمد پر اور دو دن صدر الدین پر جرح ہوئی۔

اس میں شبہ نہیں کہ جب انھوں نے اپنا بیان پڑھا تو مسلمانوں کے باہمی اختلاف سے فائدہ اٹھایا اور ثابت کیا کہ فلاں فرقے نے فلاں فرقے پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور فلاں نے فلاں کی تکفیر کی ہے۔ **مسلمانوں کے باہمی اختلاف کو لے کر اسمبلیوں کے ممبران کے دل میں یہ بات بٹھا دی کہ مولویوں کا کام ہی صرف یہی ہے کہ وہ کفر کے فتوے دیتے ہیں۔** یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو کہ صرف قادیانیوں سے متعلق ہو۔ یہ انہی کا تاثر دیا۔ **اس میں شک نہیں کہ ممبران اسمبلی کا ذہن ہمارے موافق نہیں تھا بلکہ ان سے متاثر ہو چکا تھا۔ تو ہم بڑے پریشان تھے چونکہ** ارکان اسمبلی کا ذہن بھی متاثر ہو چکا تھا اور ہمارے **ارکان اسمبلی دینی مزاج سے بھی واقف** نہ تھے اور خصوصاً جب اسمبلی ہال میں مرزا ناصر احمد آیا تو قمیص پہنے ہوئے اور شلوار و شیروانی میں ملبوس، بڑی پگڑی طرہ لگائے ہوئے تھا اور سفید داڑھی تھی تو ممبران نے دیکھ کر کہا کیا یہ شکل کافر کی ہے؟ اور جب وہ بیان پڑھتا تھا تو قرآن مجید

کی آئتیں پڑھتا تھا اور جب حضور اکرم صلعم کا نام لیتا تو درود شریف بھی پڑھتا تھا تو ہمارے ممبر مجھے گھور گھور کر دیکھتے تھے کہ قرآن اور رسول کریم کے نام کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے اور تم اسے کافر کہتے ہو اور دشمن رسول کہتے ہو۔ اور پروپیگنڈے کے لحاظ سے یہ بات مشہور ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے وہ مسلمان ہے تو جب وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو تمہیں کیا حق ہے کہ آپ ان کو کافر کہیں؟ تو ہم اللہ سے دست بدعا تھے کہ اے مقلب القلوب ان دلوں کو پھیر دے۔ اگر تو نے بھی ہماری امداد نہ فرمائی تو یہ مسئلہ قیامت تک اسی مرحلے میں رہ جائے گا اور حل نہیں ہوگا۔ حتیٰ کہ میں اتنا پریشان تھا کہ بعض اوقات مجھے رات کے تین چار بجے تک نیند نہیں آتی تھی۔" (ہفت روزہ لولاک لائلپور۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۷-۱۹)

یہ طویل اقتباس اپنے بیان مدعا کے لئے واضح ہے ہم نے الفرقان کی گذشتہ اشاعت میں یہ بھی ذکر کر دیا تھا کہ:۔

"مفتی صاحب کے بیان پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر ممبران اسمبلی میں تبدیلی کس طرح آئی؟ مفتی صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے سنی ممبران کی خاطر اور شیعہ ممبران کی خاطر علیحدہ علیحدہ سوال کئے تاکہ ان کے جوابات سن کر وہ ضدیات میں آجائیں اور ایسا ہی ہو گیا۔"

مدیر لولاک کی پریشانی:

مفتی محمود صاحب کے بیان سے کچھ حقائق کا انکشاف ہو گیا ہے اس لئے مدیر لولاک اس کی اشاعت پر پریشان ہو کر الفرقان کے اداریہ کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"مولانا مفتی محمود مدظلہ کی لولاک ۲۸ دسمبر سے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں کی گئی ایک تقریر کا ایک حوالہ سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے چھاپا گیا ہے جس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ قومی اسمبلی کے ممبران مرزا ناصر احمد صاحب کے بیان سے بہت متاثر تھے اور اس کی وجہ سے مفتی محمود صاحب اور ان کے ساتھی بہت پریشان تھے۔" (لولاک ۱۳ فروری ۱۹۷۵ء)

قارئین کرام! مفتی محمود صاحب کی تقریر کا طویل اور مسلسل اقتباس آپ کے سامنے ہے اس سے یہ دونوں باتیں کہ ——
(۱) "ممبران اسمبلی حضرت میرزا ناصر احمد صاحب کے بیان سے بہت متاثر تھے۔" (۲) "مفتی محمود اور ان کے ساتھی بہت پریشان تھے۔" آفتاب نیمروز کی طرح ثابت ہیں اس کے لئے کسی کوشش کی کیا ضرورت ہے؟

مدیر لولاک کو ہم صرف یہی کہنا چاہتے ہیں کہ وہ حقائق کا انکار کرنے کی بھی عادت ڈالیں۔ باقی رہا فیصلہ ۷ ستمبر۔ تو اس کے اسباب و موجبات پر جب آزادانہ بحث کا موقعہ ہوگا تو دوسرے بہت سے حقائق پر سے بھی پردہ اٹھایا جائے گا۔

وَبِاللہِ التَّوفِیق!

شذرات

۱۔ اسرائیل میں آباد عرب اور ان پر یہود کے مظالم

روزنامہ نوائے وقت لاہور راوی ہے کہ:۔

"اسرائیل میں ۴ لاکھ ۴۲ ہزار عرب آباد ہیں جو آبادی کا تیس فیصد ہے ان میں سے تین لاکھ مسلمان ایک لاکھ مسیحی اور چالیس ہزار دوسرے مذاہب سے متعلق ہیں۔ اسرائیل کے قیام کے بعد عربوں سے ڈیڑھ لاکھ ایکڑ زمین چھین لی گئی ہے حالانکہ اسرائیلی عربوں کا ۷۵ فیصد دیہات میں آباد ہے جبکہ ان میں سے ستر فیصد کو ان دیہات سے باہر کام کرنا پڑتا ہے۔ اسرائیل کے قیام کے بعد عربوں کو نئے دیہات بسانے کی ممانعت کردی گئی اور انہیں نئے مکانات کی اجازت نہیں دی جاتی۔"

(نوائے وقت ۔ ۳ر جنوری ۷۶ء)

الفرقان: یہودی حکومت کا عمل قرآنی پیغام لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ کی تصدیق کرتا ہے۔ اسرائیل میں مسلمانوں کی تعداد تین لاکھ خاصی تعداد ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان مظلوم مسلمانوں کو ملکہ دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کو تسلی عطا فرمائے۔ آمین!

۲۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا آخری خطاب:

اخبار لولاک لائلپور لکھتا ہے کہ:۔

"آپ (سید عطاء اللہ شاہ بخاری) نے آخری خطاب لاہور (فروری ۱۹۵۷ء) میں فرمایا تھا۔

"لاہور والو! یہ تمہاری اور میری مشترکہ بدقسمتی ہے کہ تمہیں قرآن سناتے سناتے مجھے تیس سال گزر گئے۔ اسی عرصہ میں میری داڑھی کے تمام بال سفید ہو گئے مگر تم اتنے ظالم ہو کہ تمہارے دلوں کی ابھی تک سیاہی نہیں ڈھل سکی۔"

(لولاک ۔ ۲۸ر دسمبر ۷۵ء)

الفرقان: سوال یہ ہے کہ اہل لاہور کے دلوں کی سیاہی کے ڈھلنے کی اب کیا صورت ہے؟ قرآن مجید تو یقیناً ظلمت کو نور سے بدل دیتا ہے۔ بشرطیکہ سنانے والوں اور سننے والوں کی مشترکہ بدقسمتی روک نہ بن جائے۔

۳۔ گاؤں کی مسجد پر قبضہ کے لئے قرعہ اندازی

روزنامہ مساوات لاہور ۱۹ر ستمبر ۷۶ء لکھتا ہے کہ:۔

"وانمبچراں ۱۸ر ستمبر (نامہ نگار) گزشتہ روز مظفرپور شمالی کے نواحی گاؤں ناگی میں دیوبندی اور بریلوی مسلک سے تعلق رکھنے والوں نے گاؤں کی واحد مسجد پر قبضہ کے لئے قرعہ اندازی کی۔ یہ قرعہ دیوبندیوں کے نام نکل آیا۔ بعد میں سحری اور افطاری کے موقع پر بجنے والے نقارے کی ملکیت کے

قرعہ اندازی کی گئی اور یہ قرعہ بھی دیوبندی حضرات کے نام نکلا جس پر یہ نقارہ اسی وقت بجانا شروع کر دیا گیا جب قرعہ اندازی ہو رہی تھی۔ بعد ازاں بریلوی حضرات نے اپنا نقارہ الگ تیار کر لیا۔"

الفرقان: مساوات نے اس واقعہ کو جھوٹ قرار دیا ہے جس سے اختلاف کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

۴۔ ہندوؤں کی چار ذاتیں اور جماعت اسلامی کے چار درجے!

ہفت روزہ چٹان لاہور لکھتا ہے:۔

"یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ جس طرح ہندؤں نے برہمن، کھشتری، ویش اور شودر چار ذاتیں بنا رکھی ہیں اسی طرح جماعت اسلامی میں عہدیدار، رکن، ہمدرد اور متفق چار درجے ہیں......... جماعت اسلامی کو بھی اپنے چار مراحل کے بارے میں غور کر لینا چاہیئے کہ اگر ایک کافر صرف کلمہ طیبہ پڑھنے سے پورا مسلمان بن سکتا ہے تو ایک مسلمان جماعت اسلامی کا کیوں اتنے مراحل میں گزر کر رکن بنتا ہے؟"

(چٹان ۱۹ جنوری ۱۹۷۶ء صفحہ ۱۲)

الفرقان: تشبیہ تو اچھی دی گئی ہے کاش اس پر پورا غور کیا جائے۔ مدیر چٹان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر آج کے مولوی اس بات کے قائل ہو جائیں کہ "ایک کافر صرف کلمہ طیبہ پڑھنے سے پورا مسلمان بن سکتا ہے" تو گذشتہ کے خونی ہنگاموں کا کیا جواز تھا؟

۵۔ اسلامی سربراہی کانفرنس اور اعلیٰ شراب

فروری ۱۹۷۴ء میں جب پہلی کانفرنس مسلم سربراہوں کی لاہور میں ہوئی تھی اس کی تیاریوں کے دنوں میں لاہور کی ایک مقامی کلب کے نوٹس بورڈ پر یہ خوشخبری دی گئی کہ محکمہ پنجاب گورنمنٹ فلاں فلاں قسم کی اعلیٰ شراب اب ممبران کو نہیں دی جائے گی کیونکہ وہ سب اسلامی سربراہی کانفرنس کے موقعہ پر استعمال ہوتی ہے۔

(داستانِ پاکستان از چوہدری نذیر احمد خان صفحہ ۱۱۵)

الفرقان: خدارا سوچیئے کہ کیا اسلام کی نشاۃ ثانیہ ان طریقوں سے ہو گی کیا نصرتِ الٰہی حاصل کرنے کی یہی راہ ہے؟

۶۔ احمدیت سے بددل ہونے والے دہریہ ہو جاتے ہیں!

مولوی تاج محمود صاحب مدیر لولاک لکھتے ہیں:۔

"عام طور پر مشاہدہ یہی ہے کہ مرزائیت سے بددل ہونے والوں کی اکثریت دہریہ ہو جاتی ہے"

(لولاک ۱۰ فروری ۱۹۷۶ء صفحہ ۱)

الفرقان: سچ ہے الفضل ما شھدت بہ الاعداء حقیقت یہ ہے کہ احمدیت کو چھوڑنے والے کسی دوسرے فرقے

مذہب میں اطمینان نہیں پا سکتے اس لئے وہ دہریہ ہو جاتے ہیں۔ سچے مذہب کی یہی علامت ہوتی ہے کہ اسے ترک کر کے انسان خدا تعالیٰ کا بھی منکر بن جاتا ہے۔

۷۔ شورش کاشمیری نے ۹۲ لاکھ روپے نقد چھوڑے

ہفت روزہ الفتح کراچی راوی ہے کہ:-

"بھارتی اخبار ملٹنر نے پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کے پروفیسر محمد اسلم کا ایک خط شائع کیا ہے جو انہوں نے جناب غازی کابلی کو دہلی کے پتے پر ارسال کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ایڈیٹر عبدالکریم الفت شورش کاشمیری بانوے لاکھ روپے نقد مرنے کے بعد چھوڑ گئے ہیں ......

اس بات پر کافی حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ ہفت روزہ اخبار کے مالک کے پاس اس قدر روپیہ کن ذرائع سے آ گیا تھا؟"

(الفتح - ۳۰ جنوری ۱۹۷۶ء)

<u>الفرقان</u>: مستقبل کا مورخ جب ان ذرائع سے پردہ اٹھائے گا تو لوگوں کی حیرت میں مزید اضافہ ہوگا۔ کیا حکومت اس طرف توجہ کرے گی؟

۸۔ قبروں پر پھولوں کی چادر چڑھانا غیر اسلامی فعل ہے!

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ نے وزیراعظم بھٹو کے سری لنکا میں وہاں کے متوفی وزیراعظم کی قبر پر اور ماسکو میں لینن کی قبر پر پھولوں کی چادر چڑھانے کو غیر اسلامی فعل قرار دیا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے ہفت روزہ الاعتصام لاہور لکھتا ہے کہ:-

"کسی کافر مشرک کی قبر پر ہی پھول چڑھانا غیر اسلامی فعل نہیں بلکہ یہ مطلقاً غیر اسلامی فعل ہے چاہے ایسی قبر جس پر پھولوں کی چادر چڑھائی جائے کسی مسلمان ہی کی کیوں نہ ہو۔ علی الاطلاق کسی بھی قبر پر پھولوں کی چادر چڑھانا اسلام میں ناجائز ہے۔"

(الاعتصام ۱۶ جنوری ۱۹۷۶ء)

<u>الفرقان</u>: کیا عملی زندگی میں ان فتووں کا کوئی وزن ہے؟ کتنے اسلامی ممالک میں بھی اس غیر اسلامی طریق پر عمل جاری ہے؟ کیا علماء اس شرک کے خلاف جہاد کے لئے تیار ہیں؟

نعت النبی نمبر

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے عربی، فارسی اور اردو اشعار کا مجموعہ نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نمبر کے طور پر دسمبر ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا ہے اس کے مطالعہ سے خوف خدا رکھنے والا ہر انسان فیصلہ کر سکتا ہے کہ آپ کے دل میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق کس قدر موجزن ہے۔

یہ رسالہ سفید کاغذ پر ۳۲ صفحات پر طبع ہوا تھا اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے اس کے چند نسخے فروخت کے لئے موجود ہیں۔ مفت اشاعت کی تعداد ۵۰۰ تھی جو ختم ہو چکی ہے جن احباب نے دکھیے کے ٹکٹ بعد میں بھجوائے ہیں وہ اگر چاہیں تو ان کے ٹکٹ تو سیع اشاعت میں جمع ہو جائیں گے۔

(منیجر)

نعتیہ مشاعرہ ربوہ کی نظموں کا انتخاب

کلام الامامؑ

نعتیہ مشاعرہ ربوہ منعقدہ ۲۰ دسمبر ۷۵ء میں سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے مندرجہ ذیل اشعار جناب چوہدری شبیر احمد صاحب واقفِ زندگی نے خوش الحانی سے پڑھے (ادارہ)

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
میری جان و دل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جمال پر فدا ہیں

خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است
اور میری خاک آلِ محمدؐ کے کوچہ پر قربان ہے

دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
یعنی دل کی آنکھوں سے دیکھا اور عقل کے کانوں سے سنا

در ہر مکاں ندائے جمالِ محمدؐ است
ہر جگہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حسن کا شہرہ ہے

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
معارف کا یہ دریائے رواں جو میں مخلوق کو دے رہا ہوں

یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است
یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کمالات کے سمندر میں سے ایک قطرہ ہے

ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی است
یہ میری آگ محمدؐ کے عشق کی آگ کا ایک حصہ ہے

ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است
اور میرا یہ پانی محمدؐ کے مصفا شیریں پانی میں سے لیا ہوا ہے

(درّثمین فارسی)

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا نعتیہ کلام مکرم چوہدری احسان الرحمٰن صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ (ادارہ)

میرے آقا مرے نبیٔ کریم　　بانیٔ پاک بازِ دینِ قویم
شان تیری گمان سے بڑھ کر　　حسن و احسان میں نظیرِ عدیم
تیری تعریف اور میں ناچیز　　گنگ ہوتی ہے یاں زبانِ کلیم
تیرا رتبہ ہے فہم سے بالا　　سرنگوں ہو رہی ہے عقلِ سلیم
مدح تیری ہے زندگی تیری　　تیری تعریف ہے تری تعلیم
ساری دنیا کے حق میں رحمت ہے　　سب پہ جاری ہے تیرا فیضِ عمیم
بند کر کے نہ آنکھ منہ کھولے　　کاش سوچے ذرا عدوِ لئیم
تو نے بندوں پہ رحم فرمایا　　اک نمونہ بنا کے دکھلایا
اسوۂ پاک خُلقِ ربّانی　　منتہائے کمالِ انسانی
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا　　صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

○

فضیلتِ سیّدِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ

(۱) ستائش کنم شاہِ لولاک را — کہ عرشی کند ذرّۂ خاک را
بوصفش رسائی نہ ادراک را — نہ اندیشۂ چُست و چالاک را
بود بر سرِ عرشِ ربّ الانام
ورا لحظہ لحظہ فراتر مقام

ترجمہ: میں شاہِ لولاکؐ کی ستائش کرتا ہوں اور حضورؐ کی قوتِ قدسی ایک ذرّۂ خاک کو عرش تک پہنچا دیتی ہے۔ آپؐ کی صفات نہ تو ادراک میں آسکتی ہیں۔ اور نہ ہی خیال و گمان میں سما سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے عرش پر آپ کا مقام لحظہ بلحظہ بلند سے بلند تر ہوتا رہتا ہے۔

(۲) بکردارِ باغِ ہمیشہ بہار — و ہادم دہد نو بنو برگ و بار
جہاں یارِ او، دیگراں شہریار — شریعت ازو شد، ابد پائیدار
کہ چنداں کہ چیزے بود سودمند
بگیتی بود آں قدر بود مند

ترجمہ: ایک سدا بہار باغ کی طرح۔ ہر وقت ایک نئے سے نیا پھل آپؐ عطا فرماتے ہیں آپؐ تمام جہان کے بادشاہ ہیں اور دوسرے انبیاءؑ اپنے اپنے خاص علاقوں کے۔ شریعت کو آپ نے ہمیشہ کے لئے مستقل کر دیا۔ کیونکہ جس قدر کوئی چیز مفید ہوتی ہے۔ اسی قدر دنیا میں باقی رہتی ہے۔

(۳) چو برگردِ خورشید گردد زمیں — ہمہ وقت تعبیرِ امت ہمیں

چراسلام مسلمِ جہاں گزیں بہر لمحہ وقتِ نمازے گزیں

دمادم تاقیامت زیدِ وجود

بیاید رسد بر محمدؐ درود

ترجمہ: جب سورج کے گرد زمین چکر … ہر وقت اوقات بدلتے ہیں اور چونکہ مسلمان دنیا کے ہر خطے پر آباد ہیں اس لئے ہر لمحہ کسی نہ کسی نماز کا وقت ہوتا ہے اور نماز … سلام سے قیامت تک آپ پر درود پہنچتا رہا ہے اور پہنچتا رہے گا۔

(۴) ز دارالامان تا بہ قسطنطنیہ روم — بہ امریک و یورپ بہر مرز و بوم

بخشک و بتر و بہر ریگ سموم — ز قرآن بباریم تازہ علوم

بلندی بنام پیمبر دہیم

پی ارجمندیش منبر نہیم

ترجمہ: دارالامان سے لے کر روم کی حدود تک امریکہ میں یورپ میں ہر ملک و دیار میں ہم قرآن شریف کے تازہ بتازہ علوم برساتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو منبروں سے بلند کرتے ہیں۔

(۵) بہ پست و بلند و بہ شیب و فراز — بہر لمحہ آید چو وقتِ نماز

بہ راز و نیاز و بہ سوز و گداز — درودے بہ جانش رسانیم باز

ببارد، برو، رحمتِ کردگار

بروں از حساب و فزوں از شمار

ترجمہ: نچلے طبقات ہوں یا اونچے، نشیب ہو یا فراز، ہر لمحہ نماز کا وقت ہوتا ہے اور ہم راز و نیاز سے اور سوز و گداز سے آپ کی روح پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت آپ پر برستی رہتی ہے جس کا نہ حساب ہو سکتا ہے نہ شمار۔

(۶) بہ لیل و نہار و بہ بام و بہ شام — دمادم بپایی مسلسل، مدام

ز ہر گوشۂ ربعِ مسکوں تمام — رسد بر محمد درود و سلام

فضیلت دلیلِ حسابی شدہ ست

کہ نورش ہمہ آفتابی شدہ ست

ترجمہ: رات ہو یا دن، صبح ہو یا شام، ہر وقت، دمبدم، لگاتار، مسلسل، ہمیشہ دنیا کے ہر گوشہ گوشہ سے حضور پر درود پہنچایا …

[illegible]

اے شاہِ مکّی و مدنی سیّد الوریٰ

(بزبانِ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

نتیجۂ فکر: محترم جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

اے شاہِ مکّی و مدنی سیّد الوریٰ
تجھ سا مجھے عزیز نہیں کوئی دوسرا

تیرا غلام در ہوں ترا ہی اسیرِ عشق
تو ہی مرا حبیب ہے، محبوبِ کبریا

تیرے جلو میں اٹھ رہا ہے میرا ہر قدم
چلتا ہوں خاکِ پا کو تری چومتا ہوا

تو میرے دل کا نور ہے اے جانِ آرزو
روشن تجھی سے آنکھ ہے اے نیّرِ ہدیٰ

ہیں جان و جسم سو تری گلیوں پہ ہیں نثار
اولاد ہے سو وہ ترے قدموں پہ ہے فدا

تو وہ کہ میرے دل سے جگر تک اتر گیا
میں وہ کہ میرا کوئی نہیں ہے ترے سوا

اے میرے والے مصطفیٰ اے میرے مجتبیٰ
اے کاش ہمیں سمجھتے نہ امّت جدا جدا

ربِّ جلیل کی ترا دل جلوہ گاہ ہے
سینہ ترا جمالِ الٰہی کا مستقر

قبلہ بھی تو ہے قبلہ نما بھی ترا وجود
شانِ خدا ہے تیری اداؤں میں جلوہ گر

نور و بشر کا فرق مٹاتی ہے تیری ذات
"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

تیرے حضور نہ ہے مرا ناز نہ ادب
میں جانتا نہیں ہوں کوئی پیشہ و گر

تیرے وجود کا ہوں میں وہ شاخِ باثمر — جس پر ہر آن رکھتا ہے ربّ الوریٰ نظر
لیکن میں حیف اپنے بھی ہیں بعض بدنصیب — جو تجھ سے میرے قرب کی رکھتے نہیں خبر
مجھ سے عناد و بغض و عداوت ہے اُن کا دیں — اُن سے مجھے کلام نہیں لیکن اس قدر
اے وہ کہ مجھ سے رکھتا ہے پرخاش کا خیال — "اے آں کہ سوئے من بدویدی بصد تبر

از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم
بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم"

آزاد تیرا فیض زمانے کی قید سے — برسے ہے شرق و غرب پہ یکساں ترا کرم
نے مشرقی نہ مغربی اے نورِ شش جہات — تیرا وطن عرب ہے نہ تیرا وطن عجم
تو نے مجھے خرید لیا اک نگہ کے ساتھ — اب تو ہی تو ہے تیرے سوا میں ہوں کالعدم
ہر لحظہ بڑھ رہا ہے مرا تجھ سے پیار دیکھ — سانسوں میں بس رہا ہے ترا عشق دمبدم
میری ہر ایک راہ تری سمت ہے رواں — تیرے حضور اٹھ رہا ہے میرا ہر قدم
اے کاش مجھ میں قوتِ پرواز ہو تو میں — اڑتے ہوئے بڑھوں تری جانب سوئے حرم
تیرا ہی فیض ہے جو متاعِ حیات ہے — "ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہیم

یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است
جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است"

○

نعتِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

محترم جناب ثاقب زیروی صاحب

کتابِ چہرۂ خیر الانام پڑھتے ہیں
نگاہِ دل سے خدا کا کلام پڑھتے ہیں

نجوم ہوں کہ مہ و مہر، پھول ہوں کہ صبا
درودِ سیّدِ عالی مقام پڑھتے ہیں

ہر ایک سانس عبادت گزار رہتا ہے
جبینِ دل پہ محمدؐ کا نام پڑھتے ہیں

نجات کی ہے ضمانت اُنہیؐ کا اسمِ عظیم
یہ وِرد وُہ ہے جسے صبح و شام پڑھتے ہیں

نماز ہو کہ صحیفہ رُخِ محمدؐ کا
بصد خلوص، بصد احترام پڑھتے ہیں

اُس ایک نام کی تقدیس کیا کہوں جس پہ
ملائکہ بھی درود و سلام پڑھتے ہیں

حضور آپؐ کی پاکیزہ دل نشیں مدحت
حضور آپؐ کے ادنیٰ غلام پڑھتے ہیں

نہیں ہے جس میں تغیّر کا شائبہ ثاقب
ہمیشہ ہم وُہی درسِ دوام پڑھتے ہیں

نعتیہ قطعہ

دُنیا کو نہ محبوب نہ مطلوب ہُوا ہُوں
میں آپؐ کا ہُوں آپؐ سے منسوب ہُوا ہُوں

پھر میرے خیالوں کی مسیحائی کو آجا
میں دارِ خیالات پہ مصلوب ہُوا ہُوں

خدا، خدا کے فرشتے جسے سلام کہیں

محترم جناب عبدالمنان صاحب ناہید

ملا مقام جسے خاتم نبوت کا
وہ ایک شخص تھا معراج آدمیت کا

حرم میں رکھے ہوئے سینکڑوں خدا چھوڑے
پیام لایا فقط ایک کی عبادت کا

نہ ڈر بہت سے بتوں کا نہ کوئی خوف اسے
بتوں کے ماننے والوں کی اکثریت کا

وہ بے نیاز کہ مرعوب کر سکا نہ اسے
غضب عوام کا یا دبدبہ حکومت کا

اسی کی قوم ہوئی اس کے درپئے آزار
پیام بر تھا جو انسانیت کی عظمت کا

خدا، خدا کے فرشتے جسے سلام کہیں
ہدف بنا وہی توہین کا ملامت کا

جنھیں سمجھ کے جو دانشوروں نے ٹھکرایا
وہ ایک چشمۂ جاری تھا علم و حکمت کا

وہ اُمی صحبت جبریل میں ہوا عالم
سلیقہ سیکھ گئے پل بھر میں حسن قرأت کا

جو رنگ و نسل کے قیدی تھے ان غلاموں کو
سبق سکھایا مساوات کا اخوت کا

ہدف بنا وہ مسلسل اذیتوں کا مگر
لبوں پہ آیا نہ اک حرف بھی شکایت کا

جب اس پہ تیر عداوت کے ہر طرف سے چلے
پیام اس نے دیا ہر طرف محبت کا

اٹھایا صدمہ بڑی بے بسی کے عالم میں
وطن سے رات کی تاریکیوں میں ہجرت کا

حرم کے راستے مسدود جب ہوئے اس پر
کھلا بفتح مبیں در خدا کی نصرت کا

سخا و جود میں ایثار و درگذر میں نہیں
جواب فاتح مکہ کے عزم و ہمت کا

(۲)

مقام اُس کا کوئی بوالحکم سمجھ نہ سکا — محبت اُس کی کسی بولہب نے کی نہ قبول
کمی ضرور تھی دانش گہِ جہاں میں کوئی — ہُوا حرا میں جو آئینِ زندگی کا نزول
خدا نہیں تھا مگر تھا خدا نما وُہ ضرور — بشر وُہ تھا کہ نہیں تھا یہ ساری بحث فضول
خدا گواہ مجھے اُس کی یاد آئی ہے — بچھائے جب بھی مری راہ میں کسی نے ببول
زمینِ طائف کے پتھر پکارتے ہیں ابھی — سراپا حُسن تھا، احسان اُس کا اصلِ اصول
گواہ شعبِ ابی طالب اُس کے صبر پہ ہے — نہ بندگانِ خدا سے نہ وُہ خدا سے ملول
ہزار آتشِ نمرود کوئی بھڑکائے — مرے لئے مری جنت ہے آستانِ رسولؐ

جو اُس کی راہ میں آئے جو اُس کے غم میں ملے
مجھے وُہ درد گوارا مجھے وُہ موت قبول

(۳)

مرے حبیبؐ! مری بے بسی و مجبوری — میں تیرے شہر کی گلیوں میں آ نہیں سکتا
مجھے یہ حکم ہے میں خواہشِ حرم نہ کروں — ترے حضور ترے گیت گا نہیں سکتا
یہ اَور بات تھی میں تیرا وقت پا نہ سکا — مگر یہ کیا کہ ترے پاس آ نہیں سکتا
یہ کیا کہ میں ترے روضہ کی جالیوں کے قریب — اب اپنا دستِ دُعا بھی اُٹھا نہیں سکتا
حریمِ صبر و رضا! تنگ آ گیا ہوں میں — میں اپنے ضبط کو اَور آزما نہیں سکتا
حدودِ جبرِ زمانہ کو پھاند لوں کیسے — میں اختیار کے حلقہ میں آ نہیں سکتا
غمِ حیات سے آنکھیں مِلا تو سکتا ہوں — میں آنسوؤں کو تبسم بنا نہیں سکتا
ہنوز سازِ الم پر ہیں اُنگلیاں میری — مسرتوں کے ترانے سُنا نہیں سکتا

یہ زندگی میری ہر آرزو کے کاسے میں — کہیں سے لا کے مئے غم انڈیلتی ہی رہی
تجھے خبر ہے مری بے بسی کی راتوں میں — یہ کہکشاں مرے زخموں سے کھیلتی ہی رہی

فغاں کا اِذن نہیں دِل پہ اختیار نہیں — مجھے نگاہ پہ اپنی اب اعتبار نہیں
اب آپ تیری محبّت کا رازداں ہوں میں — دیارِ غم میں مرا کوئی غمگسار نہیں
بہار ہے مگر اب فرصتِ بہار نہیں — تری تمنّا تو ہے تابِ انتظار نہیں

مگر یہ بات گوارا نہیں نہیں مجھ کو — کہ آرزو تری فریاد بن کے رہ جائے
وہ دردِ عشق جسے تو نے زندگی بخشی — نگاہِ ضبط سے خوناب بن کے بہہ جائے

میں بستی بستی میں گاؤں گا ترے گیت مدام — زمیں کے سارے کناروں کو دونگا تیرا پیام
قدم قدم پہ پکارے چلوں گا نام ترا
نفس نفس میں کہوں گا تجھے درود و سلام

کلام الامام علیہ السلام

ہست او خیر الرّسل خیر الانام — ہر نبوّت را بروشد اختتام
حسن و خلق و دلبری بر او تمام — صحبتے بعد از لقائے او حرام
مے پریدم سوئے کوئے او مدام — من اگر مے داشتم بال و پرے

صاحبِ ختمِ نبوّت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محترم جناب سعید احمد صاحب اعجاز

زندہ باد اے صاحبِ ختمِ نبوّت زندہ باد — زندہ باد اے منتہائے ہر رسالت زندہ باد
زندگی کو حشر تک پیغامِ رحمت زندہ باد — محسنِ انسانیت، رُوحِ محبّت زندہ باد

زندہ باد اے تجھ سے زندہ آدمیّت کا شرف
ہر شرف پر تجھ کو حاصل خاتمیّت کا شرف

اے کہ تیرے نُور سے روشن نگاہِ آفتاب — اے کہ تیرے عکس سے رنگیں جمالِ ماہتاب
زندگی کا حُسن تجھ سے، زیست کا تجھ سے شباب — تجھ سے ہستی اک حقیقت ورنہ اک مبہم سا خواب

مقصدِ تخلیق تُو ہے صاحبِ لولاک تُو
بزم آرائے جہاں تو رونقِ افلاک تُو

مدّعائے دو جہاں، کونین کا حاصل ہے تُو — صاحبِ معراج، رازِ عرش کا حامل ہے تُو
دہر میں نورِ خدا کا جلوۂ کامل ہے تُو — آدمی کے ارتقاء کی آخری منزل ہے تُو

ختم تجھ پر سب کمالاتِ نبوّت زندہ باد
ختم تجھ پر سب مقاماتِ رسالت زندہ باد

اے تری ذاتِ گرامی، شاہکارِ زندگی — تیرے نقشِ پا سے روشن رہگذارِ زندگی
تجھ سے پہلے آدمی تھا بے وقارِ زندگی — تُو نے بخشا زندگی کو افتخارِ زندگی

زندہ باد اَے غمگسارِ آدمیّت زندہ باد
زندہ باد اَے صاحبِ ختمِ نبوّت زندہ باد

اَے رسولِ ہاشمیؐ! اَے رحمۃٌ للعالمینؐ   اَے امیرِ انبیاءؐ! اَے تاجدارِ مرسلینؐ
ہر نبوّت ہے تری مُہرِ نبوّت کی رہیں   ہر رسالت پر ترے فیضِ رسالت سے یقیں

زندہ و پائندہ باد اَے تاجدارِ مرسلینؐ
زندہ و پائندہ باد اَے رحمۃٌ للعالمینؐ

پا نہیں سکتا تری عظمت کو فہمِ آدمی   مرحبا صد مرحبا تیرے غلاموں میں نبیؐ
یہ مدارج یہ مراتب اور تیرے اُمّتی   تیرے انوارِ نبوّت سے منوّر ہر صدی

تا قیامت ہے ترا عہدِ رسالت زندہ باد
زندہ باد اَے صاحبِ ختمِ نبوّت زندہ باد

○

"پاک محمدؐ مصطفٰے نبیوں کا سردار"

محترم جناب چوہدری شبیر احمد صاحب واقفِ زندگی

اَرضِ حرم کا نیّرِ تاباں قدرت کا شہکار   بستی بستی کوہ و دمن پر اُس کے ہی انوار
اوّل و آخر نورِ محمدؐ اللہ کا دِلدار   ظِلِّ الٰہی فخرِ بشر دو عالم کا مختار

"پاک محمدؐ مصطفٰے نبیوں کا سردار"

پیکرِ خلاقِ اسوۂ کامل خُلقہ القرآن — جس کو بنایا عرش کے مالک نے اپنا مہمان
بجز اللہ کے کون سمجھ سکتا ہے اُس کی شان — اُس کی رفعت تک نہ پہنچے انساں کے افکار

"پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار"

منبعِ فیضِ ختمِ نبوت سایۂ رحمان — نوعِ بشر کی خاطر لایا تحفۂ قرآن
اُس نے خلائق کو بخشا ہے خالق کا عرفان — حُسنِ ازل کا مہرِ منوّر عظمت کا مینار

"پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار"

مکّہ کی گلیوں کوچوں میں اک طفلِ معصوم — ماں کی گود اور باپ کے دستِ شفقت سے محروم
ظاہر میں وہ اک اُمّی تھا سب کو ہے معلوم — لیکن علمِ لدُنّی کا تھا اک بحرِ ذخّار

"پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار"

لاؤں وہ الفاظ کہاں سے اُس کی شان شایاں — دستگیرِ گناہ کا پُتلا وہ محبوبِ یزداں
بہ ارشادِ "صلّوا" کی تعمیل ہے میرا ایماں — عشقِ محمدؐ ہی سے ہوگا آخر بیڑا پار

"پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار"

○

عرب کا چاند صلی اللہ علیہ وسلم

محترم جناب ڈاکٹر محمود الحسن صاحب ایمن آباد

باقی نہ رہا نام بھی تاریکیٔ شب کا — جس وقت نمودار ہوا چاند عرب کا
آدمؑ ہو کہ داؤدؑ ہو موسیٰؑ ہو کہ عیسیٰؑ — یہ عینِ حقیقت ہے وہ سردار ہے سب کا

اُمّی تھا مگر سارے زمانہ کا معلّم | اللہ کی ہے دین، یہ انعام تھا رب کا
اب اُس کی غلامی کے سوا کوئی بشر بھی | ممکن نہیں حامل ہو نبوّت کے لقب کا
یہ حال بھی دیکھا ہے زمانہ میں کسی نے | نازاں تھا فقیری پہ شہنشاہ عرب کا

محمود پہ بھی ایک نظر شافعِ محشرؐ!
اب تیرے سوا کون ہے اُس جان بلب کا

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

جناب ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ربوہ

زندگی خوابِ گراں دیدۂ بیدار ہے کون | دہر میں عظمتِ انساں کا نگہدار ہے کون
دشتِ گفتار میں گلکاریٔ کردار ہے کون | زندگی کون ہے دل کون ہے دلدار ہے کون
کون ہے روحِ ادب شوکتِ افکار ہے کون | کون معراجِ وفا حسن کا معیار ہے کون

بزمِ کونین میں تخلیق کا شہکار ہے کون
پاک ہیں سارے نبیؐ قافلہ سالار ہے کون

یورشِ کفر سہی کس نے حصاروں کی طرح | کس نے موجوں کو سمیٹا تھا کناروں کی طرح
کہکشاں روند گیا کون سواروں کی طرح | کس نے دو نیم کیا ماہ کو پاروں کی طرح
کس نے تابندہ کیا ذرّوں کو تاروں کی طرح | کس نے قطروں کو تلاطم دیا دھاروں کی طرح

کس نے صحرا کو سجایا تھا نگاروں کی طرح
باغِ ہستی میں رہا کون بہاروں کی طرح

ساری دنیا میں جو اونچا ہے وہ سر کس کا ہے
سب خلائق کا جو مرجع ہے وہ در کس کا ہے

غلغلہ سارے زمانے میں ہے جس کا وہ ہنر کس کا ہے
سکۂ دنیائے نبوت میں جو چلتا ہے وہ زر کس کا ہے

سنگ[1] کس کا ہے ستاں کس کی، تیر کس کا ہے
دشت میں گونج ہے جس کی وہ ببر کس کا ہے

مطلب[2] کا ہے پسر اور پسر کس کا ہے
جس کو اللہ کا ڈر ہو اسے ڈر کس کا ہے

پیشِ میدانِ وغا فتح کی للکار ہے کون
سینۂ شب میں اترتی ہوئی تلوار ہے کون

خسِ باطل کے لئے موج کی یلغار ہے کون
کفر و الحاد سے یوں برسرِ پیکار ہے کون

کون ہے دل کی دوا مونس و غمخوار ہے کون
گھپ اندھیرے میں چمکتا ہوا مینار ہے کون

صاحبِ فقر و غنا واقفِ اسرار ہے کون
جلوۂ نورِ سحر کون ہے دیدار ہے کون

علم و عرفاں کے سمندر کا شناور احمد[4]
مشہدِ عشق و محبت کا دلاور احمد[4]

فلکِ نورِ نبوت کا ہے خاور احمد[4]
رحمتِ عام ہر اک شخص کا یاور احمد[4]

عرشِ اعظم کا مکیں خلد کا سرور احمد[4]
صاحبِ جود و سخا مظہرِ داور احمد[4]

خیر و بہبودیِ انساں پہ نچھاور[3] احمد[4]
پست قامت ہیں سبھی ایک قد آور احمد[4]

---

[1] وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ   [2] انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

[3] لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین   [4] انک لعلیٰ خلقٍ عظیم۔

کس نے مولا کی رضا کا سب کو شیدا کر دیا
کس نے مٹی کے صدف میں لعل پیدا کر دیا
ماننے والوں پہ نورِ حق ہویدا کر دیا
جو تھے منکر ان کو اَمۡہِلۡہُمۡ رُوَیۡدًا کر دیا
کس گلِ تر نے معطر باغ سارا کر دیا
رازِ ہستی کون سے دانا نے افشا کر دیا

کون سے ہادیؐ نے سر اَدنیٰ کا اعلیٰ کر دیا
کس چراغِ طور نے گھر گھر اجالا کر دیا

○

تضمین بر نعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محترم جناب چوہدری محمد علی صاحب مضطر ایم اے

مجھ سے کہتے ہیں یہ عاشق باثور سے
آدمی توصیف اس کی کیا کرے
مرتبہ جس کا گماں سے ہو پرے
روح کانپے، ذہن لرزے، دل ڈرے
در دلم جوشد ثنائے سرورے
آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے

(۲)

میں کروں کچھ عرض کیا میری مجال
وہ ہے محبوبِ خدائے ذوالجلال
حسن کا اس کے تصور ہے محال
وہ مکمل ہے۔ نہیں اس کی مثال
ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم بر پیغمبرے

(۳)

اُس کا عالم میں نہیں کوئی مثیل ہے محمدؐ ہی محمدؐ کی دلیل
اُس کے خادم جنّ وانساں جبرئیل صاحبِ تسنیم و کوثر سلسبیل
پہلوانِ حضرتِ ربِّ جلیل بر میاں بستہ زِ شوکت خنجرے

(۴)

نور سے اُس کے منوّر ہے جہاں اُس سے ہیں آباد دل کی بستیاں
اُس سے وابستہ ہیں سب سچائیاں ہے ثنا خواں اُس کی اَرضِ قادیاں
آفتابِ ہر زمین و آسماں رہبرِ ہر اَسود و ہر احمرے

(۵)

قافلہ سالارِ خیلِ صادقاں کُنیۂ اُمیدِ شہرِ عاشقاں
مجھ سے لاچاروں فقیروں کی اماں اہلِ ربوہ ہیں اُسی کے نعت خواں
اَے خدا بر وَے سلام ما رساں ہم بَرِ اخوانش زِ ہر پیغمبرے

(۶)

سیّدالکونین، ختم الانبیاء مظہرِ کامل ہے جو اللہ کا
راستہ اُس کا خدا کا راستہ عرش سے آگے ہے اُس کا مرتبہ
جائے اُو جائے کہ طیرِ قدس را سوزد از انوارِ آں بال و پرے

(۷)

کامراں ہو کامگار و کامیاب خوبیاں اُس کی ہیں بے حدّ و حساب
اُس کا مولیٰ نے کیا خود انتخاب وہ محمدؐ ہے نہیں اُس کا جواب
حُسنِ رُویش بہ زِ ماہ و آفتاب خاکِ کُویش بہ زِ مشک و عنبرے

(۸)

کائنات اس کی محبت میں ہے مست — اس کی خاطر ہے یہ ساری بود و ہست
حاصلِ تخلیق اس کی سرگزشت — وسعتِ کونین اس کی سلطنت
مجمع البحرینِ علم و معرفت — جامع الاسمین ابر و خاورے

(۹)

حسن و احساں کا نہیں اس کے شمار — خوبیاں اس کی قطار اندر قطار
بے سہاروں کا وہ ہے یاروں کا یار — اپنے بیگانے سب اس کے زیر بار
آنکہ در جود و سخا ابرِ بہار — آنکہ در فیض و عطا یک خاورے

(۱۰)

اس کا ہر ارشاد سچا بر محل — مجھ کو سودا ہے اسی کا آج کل
ٹھہر بھی اے عمر کے سورج نہ ڈھل — دل گیا اس کی محبت میں پگھل
آنکہ جانش عاشقِ یارِ ازل — آنکہ روحش واصلِ آں دلبرے

(۱۱)

میں غلاموں کے غلاموں کا غلام — میں بھلا کس منہ سے لوں احمد کا نام
میم کے پردے میں ہے جس کا مقام — اس پہ ہوں لاکھوں درود بار یوں سلام
سالکاں را نیست غیر از وے امام — رہرواں را نیست جز وے رہبرے

(۱۲)

اس کا سینہ خلق کے غم سے گداز — زندگی اس کی محبت کی نماز
مہدیٔ موعود ہے اس کا ایاز — دو جہانوں میں ہوا جو سرفراز
او چہ می دارد بمدحِ کس نیاز — مدحِ او خود فخرِ ہر مدحت گرے

(۱۳)

مہدیٔ موعودؑ نے برحق کہا — سلسلہ میرا ہے اُس کا سلسلہ
"ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰؐ مارا امام و پیشوا
لالہ و ریحاں چہ کار آید مرا — من سرے دارم بآں رُو و سرے"

○

آج دُنیا کا نصیبہ جاگا

محترم جناب ملک منظور احمد صاحب ساہیوال

رات اور دن میں بندھا تھا یہ جہان گزراں — آدمیت کا چلن اس میں عجب سنتے تھے
جہل نے چاروں طرف ڈیرے جما رکھے تھے — اور اُن سب میں سوا مُلکِ عرب سنتے تھے

خُلق کیا چیز ہے انصاف کسے کہتے ہیں
رحم کے معنی ہیں کیا جانتا نہ تھا کوئی
اپنے خالق کو بھی پہچانتا نہ تھا کوئی
خونِ ناحق میں نہائی ہوئی تہذیب تھی کہیں
اور کہیں جانوروں سے بھی زبوں تھا حبشی
زندگی کیا تھی قرینہ تھا نہ دستور کوئی

کرّۂ ارض پہ خالق کا پھر احسان ہوا — نوعِ انساں کی سرفرازی کا سامان ہوا

وقت کے ماتھے پہ اُمّید کا جھومر چمکا ایک نام اُبھرا جو تکوین کا عُنوان ہُوا
پَو پھٹی ، عالمِ امکاں کے در و بام سجے
آج دُنیا کا نصیبہ جاگا
آج دُنیا میں محمّدؐ آئے

عرصۂ ظلم کے مارے ہُوئے اِنساں اُٹھے بیکسی جن کا مقدّر تھی وہ بے جاں اُٹھے
چارپایوں سے بھی بدتر تھے جو کالے حبشی آج اُنہیں حسُن مِلا ، خنداں و رقصاں اُٹھے
رحم کی نہر چلی ، پیار کی خوشبو بکھری ، عِلم کا شہر بسا ، اور حرم پاک ہُوا
خُونِ ناحق میں نہائی ہُوئی بچّی کو بھی
ماں ملی ، باپ ملا ، شرف ملا ، پیار ملا
آج دُنیا کا نصیبہ جاگا
آج دُنیا میں محمّدؐ آئے

○

مُحسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

محترم جناب نسیم سیفی صاحب

راتوں کے گھمبیر اندھیرے
ظُلمت کی معراج
لمحہ لمحہ کر دیتا ہے
صدیوں کو تاراج
کرنیں پھوٹیں گُلشن مہکے بدلی ہر تقدیر
جیسے دُور گھٹاؤں میں بجلی کی ایک لکیر

قدرت کی رعنائیاں لے کر
کھنچوائے تصویر

انسانوں نے روند کے رکھ دیں انسانی اقدار
اک دوجے کے بیری سارے سب دل سے بیزار
خوبی کے افکار سے نادم
بدی کے اور بدوں کے خادم
بدباطن بدسیرت ایسے
بدل گئی ہو فطرت جیسے
لیکن
جب نیکی کے سورج نے پھیلایا اپنا جال
اک انگڑائی لے کر اٹھے بدمست و بدحال
آنکھیں بدلیں دل بدلے اور بدلی سب کی چال
دن بدلے اور راتیں بدلیں
بدلے ذوق اور باتیں بدلیں
طور طریقے، گھاتیں بدلیں
قومیں بدلیں، ذاتیں بدلیں
بدلیں سب اقدار

انسانوں نے سر آنکھوں پر انسانوں کو رکھا
کچھ اتنے اعزاز سے غیروں کی جانوں کو رکھا
سب سے پہلے، سب سے آگے ایمانوں کو رکھا
سر دے کر سرداری لے لی
مستی میں ہشیاری لے لی
سوئے اور بیداری لے لی
دنیا دی، دینداری لے لی
اللہ اللہ یہ ایثار
اور ـــــ ایثاروں کے انبار

جس کا ساری دنیا پر ہے ایسا فیض عام
فرش و عرش پہ ہر دم چمکے اس کا پیارا نام
ہر دل کی گہرائی میں ہو اس کا ہی پیغام
سچ پوچھو تو ہم سب کے ہے کرنے کا یہ کام
میرے اور زمانے بھر کے
لاکھوں لاکھ سلام
ہر تعریف سے بالاتر ہے
اس کا نام اور کام
وہ محبوبِ داورِ محشر
وہ ہر جن و انس سے برتر
وہ عالم وہ جانِ عالم ـــــ صلی اللہ علیہ وسلم ـــــ

القصيدة القدسيّة

نتیجۂ فکر محترم جناب عزیز الرحمٰن صاحب منگلہ المبثّو الاسلامی

أهلاً بمعتلّ[1] النسيم ومرحبا — ومذكّري أرض الحجاز ويثربا
أهلاً بشيخ القوم شيخي أبي العطا — وذكّرني أرض الحجاز ويثربا
أرضٌ بها محبوبنا قد خيّما — قد زرتها مذ حقبةٍ متصحّبا
واليوم قد حالت جبال بيننا — حيران أبكي دونها مكتئبا[2]
تركنا لأهل الأرض كلّ شخصيّة — وليس لنا إلّا الرسول محبّبا
وليسري حديث المصطفى في قلوبنا — وفي السمع والعينين ثمّ قوالبا
وعلى تفنّن مادحيه بشعرهم — يفنى الزمان وفيه ما لن يحسبا
المصطفى والمقتدى والمجتبى — صلّى الإله عليه صبحاً ومغربا

ولولاه كنّا كالحبارى[3] حيرةً — ونهيم في وادا الضلالة خبّبا
وعندك ترياقٌ لسمّ نفوسنا — وعندك رقيةُ كلّ داءٍ أنشبا
وإنّك أنت الكوثر الخير الذي — يفجّر أنهاراً ويجري مشاربا

---

[1] صبح کی علیل بادصبا جو آہستہ چلے۔ [2] غمناک [3] سرگرداں پرندہ

حَسِیْنٌ یُساوِی حُسْنَہ کانَ ھَالِکا ۔۔۔ وَآلَافُ یُوْسُفَ مُغْرَمُوْنَ[1] بِمُجْتَبیٰ

وَاُعْطِیَ نورًا لمرکنٌ فی مــلا یُکا ۔۔۔ وَمَا کَانَ فِی شَمسٍ وقمرٍ وکوکبا

دَعْ مَاادَّعَتْہ القومُ فی رُھبانِھم ۔۔۔ وَانْسِبْ اِلَیْہِ کَمَا تَشَآءُ مَنَاقِبَا

کالْغَیْثِ بَل کَالْعَیْنِ بَلْ کَالْبَحْرِ اِنَّہٗ ۔۔۔ اَفَاضَ فیوضًا مَنْ نَّاٰیٰ اَوْ اَکْتَئبا[2]

ھُوَالبحرُ قدقَذَفَ الجواھرحَوْلَہٗ ۔۔۔ وَیَبْعَثُ لِلدُّ مِن الاخیرِسَحَائِبا

وَکُلُّ نَوالٍ کَانَ اَوْ ھُوَ کَائِنٌ ۔۔۔ لِیَکُوْنَ ذا فیضانُ اَحْمَدَ مُجتبیٰ

کَالنَّجمِ بَل کَالْبَدرِ بَلْ کَالشَّمْسِ بَلْ ۔۔۔ قَدْ فَاقَہَا اَفَلَتْ وَذَالَنْ لَیَغْرُبا

وَلَنُورِکَ نُوْرُ العرشِ مِن نُورِ رَبِّنَا ۔۔۔ سِواہ مِنَ الْاَنْوارِ بَرقٌ خُلَّبَا[3]

یقُوْلُ اُنَاسٌ لَیْسَ ظِلٌّ رسولِنا ۔۔۔ وَرَبِّی نَعِیْشُ تحتَ ظِلِّکَ رَاتِبا

یَا مُصْطَفیٰ یا مُقْتَدٰی یا مُجْتَبیٰ ۔۔۔ صَلَّی الالٰہُ علیکَ صُبْحًا ومغربا

وَاعجازُ عیسیٰ کَانَ اِحْیاءَ مَیِّتٍ ۔۔۔ وتُخْلَقُ آلافًا کعیسیٰ مُقَرَّبا

سَرَیْتَ الی العرشِ العظیمِ مِنَ الثَّریٰ ۔۔۔ رءیتَ مِنَ الآیاتِ ماقداعجبا

واعجازہُ القرآنُ سِفْرٌ ناطقٌ ۔۔۔ کتابٌ عزیزٌ لایُدانِی رَوَا بِسَبا[4]

بزغتْ علیٰ اُفُقِ المذاھبِ شمسُنا ۔۔۔ لِمَا مَسَتْ شُمُوسُ الْاَوَّلِیْن غواربا

اَتانابشرعٍ لامحالۃَ اِنَّہٗ ۔۔۔ مِن خیرِادیانِ البریّۃِ مذھبا

مولایَ خَتْمُ الرسلِ اَطْیَبُھم قَدیٰ ۔۔۔ وَاشرفُھم حسبًا ونسبًا ومَنصبا

وَتَحْمِلُ کَلًّا تَکْسِبُ الْمَعْدومَ یا ۔۔۔ ثِمالَ الیتامیٰ عصمۃً لِلکواعبا

---

[1] زلفیں میں [2] نزدیک ہو [3] جھوٹی چمک [4] شکوک۔

وَصَاحَ لَهُ الجِذْعُ القَدِيمُ تفارُقاً　　لَمَّا ترقّى مِنْبَرًا لِيُخاطِبا
وشقّ لهُ جبريل باطن صدرِهِ　　لِغَسْلِ سوادٍ بالسُّوَيْدَآءِ لازِبا
وَاَخْبَرَ اِنْ طالَتْ بِصَحبي حياتُهُمْ　　يَرَوْنَ الظّعينَةَ تَرْحَلُ بِمذاهبا
وتطوفُ بالبيتِ العتيقِ وحيدةً　　وليسَ لها احدٌ سِوى الله مُرهبا
واخبرَ عنه ان سيبلغُ مُلكُهُ　　إلى مشرقِ الارضِ ونَحوَ المغاربا
فصدَّقَ ربُّ العرشِ مِن انبآءِهِ　　واعطاه مالم تُؤْتَ بِلقيسُ سَبَآ
اَيَا قاسمٍ نفديكَ مِن ازواجِنا　　وجُسومِنا اَنْجيتَنا من غيا هبا
المصطفى والمقتدى والمجتبى　　صلّى الالٰه عليه صُبحًا ومغربا
اَيَا عاذِلَ العُشّاقِ دَعْنا فَاِنّنا　　فَنِيْنا بِحُبِّ المصطفىٰ لاتَغْضِبا
الايا رسول الله اُنْظر حالَتَا　　وَكَفَّرَنا قومٌ بِلَهْوٍ تَلَعُّبا
نَجِدُ المَلامَةَ في هواكَ لذيذةً　　وَاَنّى لِصَبٍّ ان يخافَ الرُّقَبا[1]
يُخَوِّفُنا الاغيارُ ذِكرَ دِيارِكُمْ　　وَاَنّى لِآسادٍ تخافُ الاَثْعَبا[2]
وَلَيْسَ لَنا جُرْمٌ سِوىٰ اِيمانِنا　　بِمَسِيحِكَ الموعود حَكَمًا نائبا
ومسيحُنا جآءَ لتجديدِ ديننا　　كَما نُورُنا جآءَ لِاحمدَ عاقبا[3]
وَمحمودُنا نالَ الكرامَ بِذيلِهِ　　شَرَفًا وعِزًّا اَسْوَدًا اَوْ مراتبا
وَمنصُورُنا جلدٌ لِاٰلٍ يُمَكِّنُ　　وَناصِرُ يَحْيىٰ طويلًا حُقُبا
إمامٌ هُمامٌ لايُضاهيه نيّرٌ　　وَنائِلَةُ المَهدىّ ايّاه فاصحبا

---

[1] جمع رقیب　[2] اژدری　[3] جانشین

ووالله إنّي قد تبعت خلافةً — وعنها الى يوم اللّقا لن أرغبا
جواهر أشعاري تودّ لحسنها — قلوب الاحبّة أن تكون ترائبا
اذا نودي العشّاق في محفل الفدى — فكنت أنا الغادي يا مرّ و آبا
ولو انّ لي في كلّ منبت شعرةٍ — لسانًا لما استوفيت شكرًا واجبًا
بأيّ لسانٍ احمد الله محسنًا — وبايّ لفظٍ أشكرنّ المواهبا
هو القادر المختار فا على ما يشاء — ولعبده وحدًا ونخلع من أبى
كلام عزيز في مديح محمّدٍ — إذا أُلقيت في الجمع قالوا مرحبا

يا مصطفٰى يا مقتدٰى يا مجتبٰى
صلّى الاله عليك صبحًا ومغربا

○

شبِ معراج

محترم جناب ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

عالمِ قدس میں ہے گرم خبر آج کی رات — اِس طرف سے ہے محمدؐ کا گزر آج کی رات
گردِ رہ اُس کی ہیں گردوں کے ستارے سارے — نقشِ پا اُس کے ہیں خورشید و قمر آج کی رات
ماورا عالمِ امکاں سے ہے منزل اُس کی — شاہِ کونینؐ ہے سرگرم سفر آج کی رات

جو درِ عرش ازل سے نہ کھلا تھا اب تک — وا محمدؐ کے لئے ہے وہی در آج کی رات
آج تک جو بھی رسولوں نے دعائیں مانگیں — ہے عیاں اُن کا سرِ عرش اثر آج کی رات
خلقِ لمحات و شب و روز و مہ و سال سے کچھ — تھی خدا کو نہ غرض ایک مگر آج کی رات
خالقِ وقت نے اِک شب کو فضیلت دیدی — اِس طرف سارا زمانہ ہے اُدھر آج کی رات
اُس کے فیضان کو اس واسطے بخشا ہے دوام — پھر نہ آئے گی کبھی بارِ دگر آج کی رات
تُو نے معراج پہ جو نعت کہی ہے راجہ — اپنے معراج پہ ہے تیرا ہنر آج کی رات
ہے اثر مدحِ محمدؐ کا کہ برساتا ہے — میرا ناچیز قلم لعل و گہر آج کی رات

یاد میں تیری گزاری ہیں ہزاروں راتیں
یا نبیؐ! ایک نظر سوئے ظفر آج کی رات

○

محمدؐ خاتمِ پیغمبراں ہیں

محترم جناب ڈاکٹر قیس مینائی نجیب آبادی کراچی

محمدؐ مصطفےٰؐ شاہِ شہاں ہیں — شہنشاہِ رسولانِ جہاں ہیں
محمدؐ خاتمِ پیغمبراں ہیں — محمدؐ شارعِ آخر زماں ہیں
محمدؐ ایک رازِ کُن فکاں ہیں — محمدؐ نقطۂ رازِ نہاں ہیں
محمدؐ اک بہارِ گلستاں ہیں — محمدؐ دافعِ دورِ خزاں ہیں

محمدؐ فرحتِ روحِ رواں ہے — محمدؐ اک سرورِ قلبِ تپاں ہے
محمدؐ سرپرستِ ناتواناں — محمدؐ دستگیرِ بیکساں ہے
محمدؐ ہے دلیلِ ہستیٔ حق — محمدؐ ہستیٔ حق کا نشاں ہے
محمدؐ باعثِ تکوینِ عالم — حبیبِ خالقِ کون و مکاں ہے
محمدؐ جلوۂ حسنِ حقیقی — محمدؐ عکسِ خلاقِ جہاں ہے

محمدؐ ایک شمعِ جادۂ حق
محمدؐ ایک خضرِ گمرہاں ہے

○

مقام حضرت احمدِ مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سورۂ فاتحہ کے آئینہ میں

محترم جناب مولوی ظفر محمد صاحب فاضل

اَلْحَمد میں ہے مُضمر احمدؐ مقام تیرا — پردے میں لام کے ہے پوشیدہ نام تیرا
لِلّٰہ محض لِلّٰہ ہر قول و فعل تیرا — حمدِ خدا وظیفہ ہر صبح و شام تیرا
خود ربّ العالمیں نے دل تیرا دیکھ کر ہی — لِلعالمین رحمۃ رکھا ہے نام تیرا
رحمٰن مہرباں ہے جیسے کہ ہر بشر پر — ویسے ہی ہر بشر پر ہے فیضِ عام تیرا
تو رحیم مومنوں پر ماں باپ سے بھی بڑھ کر — رأفت ہے شان تیری رحمت مقام تیرا
تو مالکِ جزاء کا مظہر ہے میرے آقا — لطف و کرم میں مضمر ہے انتقام تیرا

اِیَّاکَ نَعْبُدُ سے معراج تُو نے پایا
اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ ہے اقصٰے مقام تیرا

اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کا اعجاز ہے یہ سارا
ہر اِک مُہم میں ہونا فائز مرام تیرا

یہ دُعائے اِھْدِنَا ہے جس کے طفیل حق نے
بھیجا امام مہدیؑ ، احمدؑ غلام تیرا

اِمکان تھا کہ دُشمن اُس کو مِٹا ہی دیتے
ہوتا اگر نہ آقا اُس پر سلام تیرا

اب پُل صراط پر سے اُمّت گزر رہی ہے
لیتا ہے دستِ شفقت گرتوں کو تھام تیرا

پھر مستقیم راہ پر چلنے کو کارواں ہے
پیشِ نظر ہے اُس کے ہر آن گام تیرا

صد شکر ہے کہ ہم بھی اِنعام یافتہ ہیں
احسان ہے یہ ہم پر خیر الانام تیرا

مَغْضُوْب اور ضَآلِّیْن مقہور ہی رہیں گے
جب تک پڑھیں نہ کلمہ پیارے امام تیرا

زندہ نہ ہو سکیں گے جب تک نہیں پئیں گے
تیرے پاک میکدے سے پُرکیف جام تیرا

گورے ہوں یا کہ کالے بندے ہیں سب خدا کے
ہیں سارے بھائی بھائی یہ ہے پیام تیرا

کوئی نظامِ عالم خالی نہیں خلل سے
جو پاک ہے خلل سے وہ ہے نظام تیرا

تُو نورِ اوّلیں ہے تو ختمِ مرسلیں ہے
واللہ ہر نبی ہے اَدنیٰ غلام تیرا

اللہ ہی جانتا ہے جذبات کا وہ عالم
جب بھی ظفر محمد لیتا ہے نام تیرا

تیرے آنے سے ہوا کفر جہاں سے کافور

جناب حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی

فیض جاری ہے ترا عام رسولِ عربیؐ
ہو عطا مجھ کو بھی اِک جام رسولِ عربیؐ

کون ہے فیض سے محروم ترا۔ عالم میں
کس پہ تیرا نہیں انعام رسولِ عربیؐ!

وحی و الہام غلامی میں تری پاتے ہیں
اللہ اللہ ترے خدّام رسولِ عربیؐ

تیرے آنے سے ہوا کفر جہاں سے کافور
سرنگوں ہو گئے اصنام رسولِ عربیؐ

آرزو ہے کہ تری مدح و ثنا میں گزریں
زندگی کے مری ایّام رسولِ عربیؐ

ربِّ اکبر سے دعا ہے کہ ترے صدقے میں
نیک حافظ کا ہو انجام رسولِ عربیؐ

○

دولتِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محترم جناب عبدالکریم صاحب قدسی ربوہ

جلا شعور میں جب سے چراغِ حبِّ نبیؐ
پیامِ نور مجھے ظلمتِ جہاں سے ملے

زمانہ ایسے بھکاری پہ کیوں نہ رشک کرے
کہ جس کو بھیک محمدؐ کے آستاں سے ملے

سکونِ قلب و نظر ہم گناہ گاروں کو
درِ حبیبِ خداؐ کے سوا کہاں سے ملے

جلا نہ برقِ خرد عشق کے نشیمن کو
خبر ہے اس کو یہ تنکے کہاں کہاں سے ملے

جیؤں تو دولتِ عشقِ رسولؐ کی خاطر
مروں تو لیں یہ اثاثہ مرے مکاں سے ملے

○

نعت النبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

محترم جناب سلیم شاہجہانپوری خواب شاہ

مثالی کیوں نہ ہو شانِ محمدؐ خدا خود ہے ثنا خوانِ محمدؐ
جو دیکھا خُلق و احسانِ محمدؐ ہوئے دشمن بھی قربانِ محمدؐ
نرالی شان ہے شانِ محمدؐ میں ہوں سو جاں سے قربانِ محمدؐ
نبیؐ سارے ہی محبوبِ خدا ہیں مگر کچھ اور ہے شانِ محمدؐ
مقامِ خاتمیت پر ہیں فائز نبوت ساز ہے شانِ محمدؐ
یہ ہے مہرِ نبوت کی کرامت ق بنے عیسیٰؑ غلامانِ محمدؐ
مسلّم ہو گئی انساں کی عظمت زہے اوجِ نمایانِ محمدؐ
فدا تھے آپؐ ربِّ ذوالمنن پر عجب تھا رنگِ ایمانِ محمدؐ
محمدؐ کا توکّل تھا خدا پر خدا ہے میرِ سامانِ محمدؐ
وجودِ پاک پر صدقے دلائل صداقت خود ہے قرآنِ محمدؐ
نبیؐ ہیں باعثِ تخلیقِ عالم زمانہ پر ہے احسانِ محمد
جہاں کو دعوتِ حق آپ نے دی زہے پہنائے خوانِ محمدؐ
پلایا آپؐ نے جامِ اخوّت ہوئے سرشارِ مستانِ محمدؐ
ہوئے آزاد قیدِ ماسوا سے ہیں خوش قسمت غلامانِ محمدؐ
حیاتِ جاوداں پائی اسی نے ہوا جو کشتۂ آنِ محمدؐ

حقیقت میں وہ ہیں محبوبِ داور — جو ہیں دل سے ثناخوانِ محمدؐ
فدا ہو ان پہ تا کھل جائے عقدہ
محمدؐ خود ہیں برہانِ محمدؐ

○

صلی اللہ علیہ وسلم

محترم جناب فیض اسلم صاحب بسمل ولیپوری

روحِ روانِ عالمِ امکاں جلوہ طرازِ عرشِ معلّٰی — پاک محمدؐ فخرِ رسل ہیں سب نبیوں سے افضل و اعلیٰ
فخرِ ملائک نازشِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم — سینۂ روشن علم کا مخزن قلبِ مطہر نور کا دریا
نور فشاں ہے شمعِ رسالت چھٹ گئی آخر کفر کی ظلمت — جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا
ذرہ ذرہ عنبر افشاں گلشن گلشن کیف بداماں — پھول کھلے ہیں صحرا صحرا رشکِ جناں ہے وادیٔ بطحا
لے کے زباں پر نامِ محمدؐ نکلے ہیں خدامِ محمدؐ — قریہ قریہ ان کی باتیں نگری نگری ان کا چرچا

فیض ہے کشتۂ سیلِ حوادث اس پر بھی ہو چشمِ عنایت
مجبوروں کے حامی و ناصر مظلوموں کے ملجا و ماویٰ

○

افتخارِ انبیاءؑ تجھ پر سلام

محترم جناب ماسٹر محمدؐ ابراہیم صاحب شاد

اے محمد مصطفیٰ تجھ پر سلام
احمد خیر الوریٰ تجھ پر سلام

باعثِ تکوینِ عالم ہیں حضور
اے خدا کے مدعا تجھ پر سلام

آخری پیغام حق قرآن پاک
تجھ پہ ہی نازل ہوا تجھ پر سلام

کاشفِ اسرار ربانی ہے تو
اے حقیقت آشنا تجھ پر سلام

تو علی وجہ البصیرت بے نظیر
مخزنِ جود و سخا تجھ پر سلام

تو نے روشن کر دیئے دونوں جہاں
مشعلِ نور و ضیا تجھ پر سلام

تو ہے عاقب اور خاتم بالیقیں
سب سے افضل برملا تجھ پر سلام

موجب صد برکت و رحمت ہے تو
پیکرِ مہر و وفا تجھ پر سلام

تو امام اولین و آخریں
اور ہمارا مقتدا تجھ پر سلام

بھیجتے ہیں ہر گھڑی تجھ پر درود
کہتے ہیں صلِ علیٰ تجھ پر سلام

آرزوئے شاد ہے آقا یہی
جان تجھ پر ہو فدا تجھ پر سلام

○

ذرہ جو تھا حقیر دُرِ بے بہا ہوا
عرفاں ہوا جسے ترا خود آشنا ہوا

(جناب مبشر احمد وسیم گورداسپوری)

انسانِ کامل

محترم جناب فیضی چنگوی صاحب کراچی

جنگ میں جرنیل تھا جو اور مسجد میں خطیب ۔۔۔ نوعِ انسانی کے ہر دُکھ درد کا حاذق طبیب
ایک مفتی بے ریا اور ایک مُرشد بے نظیر ۔۔۔ تھی مقدّس روح جس کی جس کا پاکیزہ ضمیر
وہ مبلّغ، وہ مدبّر، وہ شہِ دُنیا و دیں ۔۔۔ جس کو دشمن بھی سمجھتے اور کہتے تھے امیں
نور بخشِ آسماں نورِ زمیں خیرُ البشر ۔۔۔ جس کے دم سے ہیں منوّر انجم و شمس و قمر
جس کی تعلیم مقدّس اتحّاد امن و سکوں ۔۔۔ خانۂ توحید کا ہے جو کہ اک محکم ستوں
جس کے دم سے سینکڑوں مایوس دیکھے بامُراد ۔۔۔ قلب و جاں کے واسطے تسکین جس آقا کی یاد
جو مساکین و یتامیٰ کے لئے تھا اک سپر ۔۔۔ سب سیاسی اور ملکی حکمتوں سے بہرہ ور
تاجر و مزدور و زاہد عابد و پرہیزگار ۔۔۔ بن گئے ہیں باسلیقہ جملہ اہلِ کاروبار
تھی محبّت سے بھری جس کی معاشی زندگی ۔۔۔ آدمی کو فی الحقیقت جو بنا دے آدمی
جس کی عفّت اور امانت صدق اور صبر و قرار ۔۔۔ بے مثال و بے نظیر و بے حساب و بے شمار
جس کے اخلاقِ حمیدہ پر جہاں حیران ہے ۔۔۔ جو سخاوت اور صداقت کا ہر اک بستان ہے
صدق گوئی اور شجاعت عزم و استقلال میں ۔۔۔ استقامت جو ملی تھی پاؤں ہر اک حال میں
خدمتِ خلقِ خدا میں جو کہ سینہ ریش تھا ۔۔۔ یعنی سلطانی میں بھی درویش کا درویش تھا

جو معمّر بن رسیدہ حکمرانوں کے لئے — اور تھا کامل نمونہ نوجوانوں کے لئے
عدل کا زندہ سبق فرمانرواؤں کے لئے — مفتیوں، قانون دانوں، رہنماؤں کے لئے
جس کے علم و فضل سے انسانیت کی آبرو — جس کے ذکرِ پاک سے کون و مکاں پائیں نمو
جس کی تعلیم مقدّس آج عالمگیر ہے — جس کی ساری زندگی قرآن کی تفسیر ہے
دو جہانوں کے لئے رحمت ہے جو قدسی وجود — عالمِ انسانیت پر بارشِ الطاف و جود
اللہ اللہ جسمِ اطہر پیکرِ نور و جمال — اللہ اللہ مظہرِ حسن و جمالِ بے مثال
اللہ اللہ فیض اس کا پیکرِ پاک و جمیل — سارے عالم میں نہ پیدا ہو سکا اس کا مثیل
بادشاہوں نے دیا جس کے غلاموں کو خراج — جس کی حکمت سے شتربانوں کی ٹھوکر میں تھے تاج
شفقت و احسان و دلداری میں حرفِ آخریں — خاتمِ انسانیت کا تھا جو تابندہ نگیں
تھی غلامی پر لگائی جس نے ضربِ اوّلیں — صفحۂ تاریخِ انسانی کا وہ نقشِ حسیں
آسرا بے آسروں کا اور بے یاروں کا یار — وہ غریبوں کا سہارا غمزدوں کا غمگسار
قیصری ہے جس کی خاکِ راہ کا دھندلا غبار — جس کی درویشی پہ جاہ و فرِّ سلطانی نثار
جامِ آزادی کا صحراؤں میں چھلکاتا رہا — خارزاروں میں جو بادل پھول برساتا رہا
کل جہانوں اور زمانوں کیلئے رحمت ہے جو — ساری قوموں، خاندانوں کیلئے رحمت ہے جو
ہاں وہی کامل نمونہ پاک رو نورِ خدا — ہاں وہی اُمّی لقب حضرت محمد مصطفےٰ

آؤ سب مل کر کہیں ہم اے شہِ عالی مقام
تجھ پہ لاکھوں رحمتیں ہوں تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام

نعتُ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم جناب محمد عثمان الصدیقی ایم اے - ربوہ

رَسُولُ اللهِ رَحْمَتُهُ وَنِعْمَةٌ ... عَلَيْهِ مِنْهُ قَدْ كَمُلَتْ نُبُوَّةٌ
لَهُ شَانٌ عَظِيمٌ بَعْدَ رَبٍّ ... إِلَى أَنْ مَا لِعَظْمَتِهِ نِهَايَةٌ
لَهُ فِي لَيْلَةِ الْمِعْرَاجِ كَانَ ... مَقَامُ عُرُوجِهِ فِي الْقُرْبِ سِدْرَةٌ
إِلَى حَدِّ الْكَمَالِ لَهُ طَهَارَةٌ ... وَأَكْثَرُ مِنْ جَمِيعِ النَّاسِ عِفَّةٌ
لِمُوسَى عَنْهُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتٌ ... وَفِي الْإِنْجِيلِ مِنْ عِيسَى بِشَارَةٌ
بِهِ إِنِّي جُنِنْتُ كَمُسْتَهَامٍ ... وَفِي قَلْبِي مَحَبَّتُهُ شَدِيدَةٌ
مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ الْهَاشِمِيُّ ... لِرُسُلٍ كُلِّهِمْ فَخْرٌ وَزِينَةٌ
عَنِ الدُّنْيَا بِهِ زَالَتْ ضَلَالَةٌ ... وَقَامَتْ بَدَلَهَا فِيهَا هِدَايَةٌ
فَضَائِلُ أَنْبِيَاءٍ فِيهِ جَمَّةٌ ... مَكَارِمُ أَوْلِيَاءٍ فِيهِ جُمْلَةٌ
هُوَ الْبَشَرُ الَّذِي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ ... وَبِرٍّ فِيهِ لِلْإِنْسَانِ أُسْوَةٌ

لِتَابِعِهِ مُقَدَّرَةٌ سَعَادَةٌ
لِمُنْكِرِهِ مُحَتَّمَةٌ شَقَاوَةٌ

○

ایک دیرینہ دوست کا یادگار مکتوب

حضرت مولانا ابوبکر سماٹری مرحوم کا آخری محبت نامہ

پیارے بھائی مجاہد ہالینڈ ابوبکر ایوب کا ذیل کا مکتوب پرانے کاغذات میں مل گیا ہے۔ یہ خط انہوں نے ۹۳ء کو لکھا تھا۔ خط میں دلی محبت کے علاوہ ایک عمدہ علمی قابل غور مسئلہ اور حدیث بھی مذکور ہے۔ احباب مرحوم کے رفع درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

میرے پیارے و مہربان و واجب الاحترام استاذ مولانا ابوالعطاء صاحب زادہ اللہ تعالیٰ عزاً و رفعۃً

"منّی السلام علی من لست انساہ ولا یمل لسانی قط ذکراہ

ان غاب عنی فان القلب مسکنہ ومن یکون بقلبی کیف انساہ"

بعد السلام و ما وجب کے نہایت مؤدبانہ عرض ہے کہ عاجز کو کافی عرصہ ہوا ایک عجیب و غریب مگر لطیف حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور نادر چیز سمجھ کر نوٹ کرکے محفوظ کرلی۔ ابتداء ہاں کئی دفعہ ارادہ ہوا کہ اس کو جناب کی خدمت میں ارسال کروں مگر سستی و کاہلی کی وجہ سے اس وقت تک ارسال نہ کر سکا۔ چونکہ نئے ایجادات و انکشافات کے ساتھ ساتھ اسلام و قرآن کی صداقت بھی روز بروز روشن تر ہوتی جا رہی ہے اس لئے اب عاجز نے ضروری سمجھا کہ اس حدیث کو جلد از جلد آپ کی خدمت میں ارسال کروں تاکہ آپ اور دیگر علماء کرام سلسلہ عالیہ اس پر مناسب روشنی ڈال کر جملہ قارئین و شائقین کو ممنون و مشکور فرماویں۔

بالآخر عاجز اپنے لئے۔ اپنے بال بچوں کے لئے اور تمام جماعت ہائے انڈونیشیا کی ترقی و کامیابی کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست کرتا ہے۔

وہ حدیث حسب ذیل ہے:۔ "اخرج البیھقی عن ابی الضحیٰ عن ابن عباس انہ قال: قولہ "ومن الارض مثلہ" (طلاق آیت ۱۲) قال سبع ارضین فی کل ارض نبی کنبیکم و آدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراھیم کابراھیمکم وعیسیٰ کعیسٰکم۔ قال واسنادہ صحیح عن ابن عباس غیر انی لا اعلم لابی الضحیٰ متابعاً"۔

یہ حدیث فی الحال عاجز کو صرف دو کتابوں میں ملی ہے۔ اوّل نیل الاوطار جزء ۲ صفحہ ۱۹۳ پر۔ دوم ابن کثیر جزء ۴ صفحہ ۳۸۵ پر۔

عاجزانہ التماس ہے کہ جناب اس حدیث پر درایتاً و روایتاً روشنی ڈال کر تمام طالبان حق کو مشکور فرماویں گے۔

والسلام خاکسار۔ طالب الدعا۔ آپ کا پرانا شاگرد۔ ابوبکر ایوب۔"

راولپنڈی کے ایک سعید الفطرت

غیر از جماعت دوست کا دلچسپ مکتوب

راولپنڈی کے ایک سعید الفطرت دوست میجر (ریٹائرڈ) ناصر حسین صاحب کا مکتوب جو خود ان کی خواہش کے مطابق کہ اسے جماعت کے کسی "معروف رسالہ" میں شائع کرا دیں۔ رسالہ "الفرقان" میں قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ یہ مکتوب انہوں نے مسجد نور راولپنڈی میں مبشر احمد وسیم گورداسپوری کی اذان کی خوش الحانی سے متاثر ہو کر مکرم جناب چوہدری احمد جان امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کو لکھا ہے:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔ علماء نے جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں۔ ہم پر یہ ظاہر کیا ہوا تھا کہ احمدی نماز کسی دوسری طرح پڑھتے ہیں۔ ان کا کلمہ کوئی اور، ان کی نماز اور، آذان بھی کچھ اور ہے۔ لیکن تعجب ہوا مجھے یہ سن کر کہ آپ کی آذان تو وہی ہے جو سب مسلمان دیتے ہیں۔ پہلے آپ کی مسجد میں لاؤڈ سپیکر نہیں تھا لیکن چند دنوں سے لگ گیا ہے۔ اذان دینے والے صاحب جن کا نام مبشر احمد وسیم گورداسپوری معلوم ہوا ہے۔ خاص طور پر عشاء اور جمعہ کی اذانیں دیتے ہیں۔ جب یہ اذان سنتا ہوں تو تڑپنے لگ جاتا ہوں۔ قریباً میرے سب محلہ کی یہی حالت ہے بہرحال عشاء کی اذان سننے کے لئے میرا پورا خاندان اور محلہ سب کام چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ سننے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ہم جنت کی فضاؤں میں پہنچ گئے ہیں۔ میری بیگم اپنے جوان بچوں کو تو یہ کہہ دیتی ہے کہ یہ اذان سننے کے بعد بھی جو شخص مسجد میں نہ جائے وہ کوئی حرام زادہ ہی ہوگا۔ وسیم صاحب بڑے قرینے سے خوبصورتی سے اور بڑے پیار سے اذان دیتے ہیں۔ ان کے گلے میں واقعی اللہ تعالیٰ نے بڑا سوز بخشا ہے بڑی لمبی اذان ہوتی ہے پھر بھی جی چاہتا ہے دوبارہ شروع کر دیں۔ آپ کی مسجد نور کے اندگرد کے محلوں میں دن رات اذان کی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ میری عمر اس وقت ۶۵ سال ہے میں نے اپنے زندگی میں اتنی پرکشش اذان نہیں سنی تھی اگر وسیم گورداسپوری صاحب کہیں میرا خط سن رہے ہوں تو میری طرف سے یہ عرض کر دیں کہ آپ خود ہی

نہ آئیے گا۔ یہ سب کچھ جو آپ کو عطا ہوا ہے میرا دل گواہی دیتا ہے۔ یہ اسلام و احمدیت کی برکت ہے ورنہ ہم غیر احمدیوں میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی جیسے آپ کے چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ہیں۔ ایسا قابل وجود مرزا صاحب کے بعد کہیں نہیں ملتا۔ اگر میں بھول میں نہیں ہوں تو یہ بھی احمدیت کی برکت ہے۔ گو دین کے بارے میں بالکل کورا ہوں مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ ہر فرد بھی ایک مبلغ ہوتا ہے۔ دیکھئے ان کی آواز سن کر دل میں آپ حضرات کو جو حقیقی معنوں میں مسلمان ہیں دیکھنے کا ذوق پیدا ہوا۔ آپ کی مسجد میں آکر دیکھا تو ہر چیز وہی پائی جو اسلام میں ہے۔ وہی اذان، وہی نماز، وہی خطبہ، وہی قبلہ۔ ۳۱ تاریخ کا جمعہ میں نے ڈرتے ڈرتے آپ لوگوں کے ساتھ پڑھا۔ پیچھے دب کر بیٹھا رہا۔ خطبہ ایک نہایت معزز فرشتہ سیرت پگڑی پہنے ہوئے بزرگ نے نہایت پُر مغز نصیحت آموز دیا۔ اتنا متاثر ہوا کہ بیان نہیں کر سکتا۔ مسجد میں میں نے کسی سے کوئی بات نہیں کی کہ شاید کوئی بُرا نہ منائے اور ڈرتے ہوئے یہ بھی نہ پوچھا کہ خطبہ پڑھانے والے کون ہیں۔ اس لئے کہ اگر پوچھا تو لوگ سمجھتے کہ یہ غیر احمدی ہے جس کو یہ بھی پتہ نہیں مبلغ کون ہے اور امیر جماعت کون ہے؟

ہمارے محلّہ کی مسجد کے امام نے ایک دن نمازیوں سے کہا کہ مری روڈ پر احمدیوں کا مندر ہے وہاں سے اذان کی آواز آتی ہے اور اتنی دلکش کہ سننے والے کا جی چاہتا ہے کہ مسجد کی طرف کھچا ہوا چلا جائے۔ یہ بہت بری بات ہے۔ یہ اذان رکوانی چاہیئے۔ یہ تو مسلمانوں کی اذان ہے یا پھر اس پر کشش اذان دینے والے کو سزا دینا چاہیئے۔ اس پر نمازی بہت غصے میں آئے اور یک آواز کہنے لگے۔ مولوی صاحب! شرم کرو۔ ڈوب مرو۔ ان کے ساتھ اتنا کرنے کے باوجود تم باز نہیں آتے لیکن پھر بھی احمدیوں کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑا۔ صرف تمہاری مسلمانی دنیا پر عیاں ہو گئی۔ تب مولوی صاحب نے آیات وغیرہ پڑھنی شروع کر دیں تو نمازیوں نے انہیں دھمکی دی اور کہا کہ ملّاں جی۔ نوکری کرنی ہے یا نہیں۔ کاٹھ کی ہنڈیا ایک ہی دفعہ چڑھتی ہے۔ اس پر مولوی صاحب عاجز آگئے اور معافی مانگنے لگے کہنے لگے۔ دراصل مجھے بلڈ پریشر کی شکایت ہے کبھی کبھی میرا سر گھوم جاتا ہے۔ جناب! اگر دوسری دو طرف بھی سپیکر اذان کے لئے لگ جائیں تو چاروں طرف کے لوگ انشاء اللہ مسلمان ہو جائیں گے۔ میں اور میرا خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد آپ کے ساتھ آنے والے ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ حق قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ اگر ہو سکے تو مہربانی فرما کر وسیم صاحب کو باقاعدگی سے اذان دینے کی تلقین کریں تاکہ کسی بادل کے اذان دینے سے جو بدمزگی ہوتی ہے وہ نہ ہو۔ خلیفۂ وقت کو بھی میرے حق میں دعا کے لئے لکھ دیں۔ شکریہ۔ اور سب دوستوں کو میرے لئے دعا کی درخواست کر دیں بلکہ آپ کی نہایت مہربانی ہو گی اگر میرا یہ خط جماعت کے کسی معروف رسالہ مثلاً لاہور کے ایڈیٹر صاحب کو بھجوا دیں تاکہ وہ میرے اس دل کی آواز کو من و عن شائع کر دیں اور جب کے دن میرا خط پڑھنے والے بھائیوں کو سنایا جائے۔ دوست دعا کریں۔ آج کل احمدی ہونا بھی کسے چنے چبانا ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین! والسلام

ناچیز میجر (ریٹائرڈ) ناصر حسین ۔۔۔۔۔۔ راولپنڈی" (مرسلہ دین محمد شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ مقیم راولپنڈی)

نوٹ: یہ خط جنوری ۱۹۵۲ء کے رسالہ میں شائع ہوا تھا۔ رسالے ختم ہو گئے۔ احباب کی خواہش پر اسے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

مظفر گڑھ سے ایک مکتوب

تأثرات جلسہ سالانہ جماعتِ احمدیہ ربوہ ۱۹۷۵ء

میں سید سلطان احمد شاہ ولد سید شملو شاہ ساکنہ جبیٹ قائم شاہ تحصیل و ضلع مظفر گڑھ حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ میں تین دن برابر جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر رہا اور میں نے تمام تقریریں بغور سُنی ہیں۔

میں نے سر سے پاؤں تک ان تمام لوگوں کو اسلام کا سچا پابند پایا۔ ان کی نمازیں، ان کی دعائیں، سب کو اسلام کے مطابق پایا۔ مجھے تو خدا کی قسم ان لوگوں کی اسلام سے محبت، نبی کریمؐ سے محبت، اور قرآن کریم سے محبت دوسرے تمام لوگوں سے یعنی ہمارے دوسرے مسلمانوں سے بڑھ کر نظر آئی بلکہ یہ لوگ اسلام کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی ہیں۔ سچے عاشق ہیں۔ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ اگر یہ لوگ مسلمان نہیں تو دنیا میں پھر اور کوئی مسلمان ہے ہی نہیں۔ میں نے مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ خود جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھیں مجھے تو اپنی مسجدوں میں اور ان مسجدوں میں کوئی فرق نظر نہیں آیا۔ میں بہشتی مقبرہ میں بھی گیا وہ عام قبرستانوں جیسا عام قبرستان ہے مجھے نہ وہاں کوئی حوریں نظر آئیں اور نہ پریاں البتہ جس طرف نظر اٹھاتا تھا دعا اور فاتحہ کے لئے اٹھے ہوئے ہاتھ نظر آتے تھے اور اکثر لوگ دعا اور فاتحہ میں رو رہے ہوتے تھے۔ نمازوں کے اوقات میں ہر طرف اللہ اکبر کی صدائیں اور محمد رسول اللہ کی دلکش نوائیں فضا میں ایک عجیب روحانی کیف و سرور پیدا کر دیتی تھیں۔

حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث کی نورانی شخصیت، آپ کی پُرسوز قرآن خوانی، آپ کی روحانی تقریریں مجھے بے حد پسند آئیں خلاصہ یہ کہ میں نے یہاں اسلام ہی اسلام پایا ہے۔ اگرچہ میں اس وقت تک جماعت احمدیہ میں شامل نہیں ہوا بلکہ میں تمام دوستوں سے درخواست کروں گا کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ خداوند کریم جلد مجھے اس جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین ثم آمین!

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبد القادر	سید سلطان احمد شاہ بقلم خود	عبد الخالق خان

○

حُبِّ نبیؐ نے بخش دیا مُجھ کو اے وسیم — محشر میں مجھ کو عشقِ نبیؐ آسرا ہُوا

(جناب منشو احمد وسیم گورداسپوری)

الفردوس

انار کلی میں لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی دکان ہے

الفردوس

۸۵ - انار کلی لاہور

آپ کی اپنی

احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی، استنبول، یونان اور
مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں
کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں

انڈس ٹریول ایجنسی

فرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل - لاہور

ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

کو یاد رکھیں

فون نمبر ——— ۶۴۵۰۰

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں
اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں!

سالانہ چندہ
★ پانچ روپے ★

——— : مینیجنگ ایڈیٹر

ناشر: ابوالعطاء جالندھری پرنٹر: سید عبدالحیٔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ الفرقان ربوہ

شیزان

گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے

شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بیڈن روڈ، لاہور

Monthly **AL-FURQAN** *Rabwah*

FEBRUARY 1976 **Regd. No. L 5708**

آپ

اپنی ضروریات کے لئے

میسرز بشیر اینڈ کمپنی

کی خدمات حاصل کریں

—— ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز ——

گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری ، ریلوے ، ٹیلیگراف اور ٹیلیفون ، واپڈا اور دوسرے

تیار کنندگان ہارڈویر - تعمیری میٹیریل - ہر قسم کا جوڑ والا اور بغیر جوڑ کا پائپ - ٹیوب - کھمبے - کاسٹ آئرن - اس سے متعلقہ ہر قسم کا سامان . . .

سٹاکسٹ اینڈ سپلائرز آئرن اینڈ اسٹیل - جی ، آئی شیٹ - پلیٹ (چادر) - کنڈے والی تار - ہر قسم کا سیمنٹ - زنک - لیڈ - ٹین - تانبہ اور وریلنگ کا ہر قسم کا سامان . . .

ہیڈ آفس :

حمید منزل نمبر ۸۹ انار کلی لاہور (فون ۵۲۷۸۳)

برانچیں :

لوہا مارکیٹ ، لاہور

77, KMC گارڈن مارکیٹ ، لارنس روڈ ، کراچی

(فون ۷۸۵۶۴)

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا۔